Regd No P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ | ۲۵ وفا ۱۳۴۷ہجری شمسی | ۲۵ جولائی ۱۹۶۸ء

جلد ۱۷ — شمارہ ۳۰

اخبار احمدیہ

قادیان - ۲۳ وفا - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۸ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالے کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۱۸ وفا - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ان دنوں ضعف اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے - آمین

قادیان - ۲۳ وفا - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ مع اہل و عیال بفضلہ تعالے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

مغرب کی اباحتی زندگی اور معصیت نواز معاشرہ

مغربی تہذیب کے مٹنے اور اسلامی تہذیب کے رائج ہونے کی پیشگوئی

(از مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی ایم اے ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ) :-

اہل مغرب کی اباحتی زندگی روز بروز انتہائی ہولناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے - اس کے نتیجہ میں وہاں معاشرہ میں جو فسادِ عظیم رونما ہو رہا ہے اس پر مغربی ممالک کے سمجھدار طبقہ میں بے چینی اور اضطراب کی ایک لہر دوڑی ہوئی ہے انہیں نظر آ رہا ہے کہ ہم اپنے افعال شنیعہ کی وجہ سے خدائی عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔ چنانچہ آئے دن وہاں کے اخبارات میں اسی قسم کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں جن میں روز افزوں اخلاقی انحطاط اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے فسادِ عظیم پر روشنی ڈال کر یہ باور کرانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ صورتِ حال کس ہولناک انجام پر منتج ہو سکتی ہے۔ چنانچہ بعض ایسے مضامین کے اقتباسات گاہے گاہے ہم شائع کرتے رہے ہیں (مثال کے طور پر دیکھیں بدر بابت ۲۵/۴۷ ۲ وفا ۲ ؍ ۶۸ء)

اہل مغرب کی اباحتی زندگی اور ان کے معصیت نواز معاشرے کا ایک اثر یہ ظاہر ہونا شروع ہوا ہے کہ مشرق کے وہ ممالک جنہوں نے مغرب کے سیاسی تفوق سے مرعوب ہو کر مغربی تہذیب کی اندھی تقلید کو اپنا شعار بنا رکھا تھا رفتہ رفتہ ان کی آنکھیں کھلنی شروع ہو گئی ہیں اور انہوں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے کہ مغربی تہذیب کی اندھی تقلید خود اہل مغرب کے ساتھ ہمیں بھی لے ڈوبے گی۔ کیونکہ ایسی صورت میں ہم بھی خدائی عذاب کا نشانہ بنے بغیر نہ رہیں گے - چنانچہ بعض افریقی ممالک میں بھی مغربی تہذیب کی اندھی تقلید کے خلاف آواز اٹھنی شروع ہو گئی ہے حال ہی میں غانا (مغربی افریقہ) کے مشہور انگریزی اخبار "دی گھانین ٹائمز" (The Ghanian Times) کی ایک حالیہ اشاعت میں "معاشرتی برائیوں کا مسئلہ" (The Problem of Social Evils) کے زیرِ عنوان ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے جس میں مضمون نگار نے اس امر پر زور دیا ہے کہ اگر ہم اپنے ملک سے معاشرتی برائیاں دور کرنی چاہتے ہیں تو یہ امر ہمارے لئے ناگزیر ہے کہ ہم مغربی تہذیب کی اندھی تقلید سے کنارہ کش ہو جائیں۔ کیونکہ یہ نام نہاد تہذیب ہی جسے ہم للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے کے عادی ہیں معاشرتی برائیوں کا اصل سرچشمہ ہے یہی وہ منبع ہے جس سے معاشرتی برائیاں پھوٹتی اور تباہی مچاتی ہیں۔ اس مضمون کے ایک ضروری اقتباس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ مضمون نگار نے مضمون کے آخر میں لکھا ہے :-

"مغرب کی ہر چیز کو اندھا دھند اپنانے سے پہلے ہمیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ مغربی سائنس ایک علیحدہ چیز ہے اور مغربی تہذیب بالکل ایک جداگانہ شے۔ ان دونوں کا آپس میں کوئی جوڑ یا تعلق نہیں ہے۔

سائینس کے میدان میں تعمیر و ترقی کے مغربی اصولوں کو ہمیں غیر مشروط طور پر اختیار کر لینا چاہیئے اگر ہم اقتصادی خوشحالی اور استحکام کے خواہاں ہیں تو بلا شبہ ہمیں مغرب کی تقلید کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کرنا چاہیئے۔ برخلاف اس کے تہذیب و تمدن اور ثقافت کے اعتبار سے ہمیں مغرب کی تہذیب کو ہرگز نہیں اپنانا چاہیئے۔ کیونکہ مغربی تہذیب اور مغربی ثقافت خود اہل مغرب کے نزدیک سراسر ناکام ثابت ہو چکی ہے اس بارہ میں کارل ٹی رووَن Carl T. Rowan کی ایک رپورٹ جو امریکی اخبار ڈیٹرائٹ نیوز Detroit News کی ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں "ملکی محاذ پر خطرہ کے آثار" Danger Signs on Home Front کے زیرِ عنوان شائع ہوئی ہے ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ مسٹر رووَن نے اپنی اس رپورٹ میں لکھا ہے :-

"محکمۂ صحت تعلیم اور فلاحِ عامہ نے جو چند معلومات فراہم کی ہیں ان کی چھان بین کے دوران بعض ایسے حقائق میری نگاہ میں آئے کہ جن سے آگاہ ہونے پر میری بھنویں اوپر کو کھنچ گئیں اور میں قومی فلاح و بہبود کے بارہ میں متشوش ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔"

"میں مجبور ہو کر یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کتنے امریکیوں کو اس بات کا علم ہے کہ ایسے بچوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے جن کی پرورش یا صرف ماں کرتی ہے یا اکیلا باپ۔ کیونکہ ملک میں طلاقوں کی بھرمار میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے جس سے بچوں کا متاثر ہونا ایک لازمی امر ہے"

"امریکہ میں سنہ ۱۹۶۶ء کے دوران چند سو یا چند ہزار نہیں بلکہ دو لاکھ ۹۲ ہزار ناجائز بچے پیدا ہوئے

(باقی صفحہ ۹ پر)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ستترواں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۶-۷-۸ صلح ۱۳۴۸ مطابق ۶-۷-۸ جنوری ۱۹۶۹ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے آئندہ جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخیں مذکورہ بالا مقرر کی گئی ہیں

جملہ پراونشل امراء کرام و عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ احباب کو ان تاریخوں سے اطلاع دیں اور تحریک فرمائیں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں جماعتِ احمدیہ ربوہ کے دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ایسا بلند پایہ امام عطا کیا ہے

اُن کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر یوں محسوس ہوا کہ گویا اُفق سے روحانیت کا چاند طلوع ہوا ہے

مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے عہدِ خلافت میں احمدیہ تحریک کو بہت عروج حاصل ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد مولانا محمد یعقوب خاں صاحب ایڈیٹر "لائٹ" کے تاثرات

پچھلے دنوں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مری میں قیام فرما تھے تو غیر مبایعین کے ہفت روزہ انگریزی اخبار "لائٹ" کے ایڈیٹر محترم مولانا محمد یعقوب خاں صاحب نے ۲۵ احسان (جون ۶۸ء) کو ایبٹ آباد سے بذریعہ موٹر کار مری پہنچ کر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا خصوصی شرف حاصل کیا۔ اس ملاقات کے متعلق آپ نے اپنے قلبی تاثرات لکھوانے اور ان پر اپنے قلم سے دستخط فرمانے کے بعد بغرضِ اشاعت ہمیں ارسال فرمائے ہیں جنہیں ہم من وعن ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔ آپ کے ان تاثرات سے عیاں ہے کہ آپ حضور ایدہ اللہ کی عظیم روحانی شخصیت اور قوتِ قدسی سے بہت متاثر ہوئے اور یہ ملاقات آپ کے لئے روحانی انبساط کا موجب ہوئی۔ احباب جماعت تو اللہ تعالیٰ کے خلیفۂ برحق کی حیثیت سے حضور کے ارفع مقام اور حضور کی قوتِ قدسی سے بخوبی آگاہ ہیں اور بصیرت کے رنگ میں بصدقِ دل اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن ان تاثرات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو نیک دل غیر از جماعت احباب بھی حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کرتے ہیں وہ بھی کس طرح غیر معمولی طور پر حضور کی شخصیت سے اور حضور کے بلند روحانی مقام سے متاثر ہوتے ہیں۔

محترم مولانا محمد یعقوب خاں صاحب کچھ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ فالج کا اثر جسم کے صرف بائیں حصہ پر ہے باقی اعضاء بفضلہ تعالیٰ بالکل ٹھیک اور درست حالت میں ہیں۔ چنانچہ آپ روزانہ کتب و رسائل کا مطالعہ فرماتے اور حسبِ ضرورت تحریری کام بھی کرتے ہیں۔ بیماری کے ابتدائی حملہ کے بعد سے اب آپ کی صحت باللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے جو اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ آپ نے پیرانہ سالی کے باوجود خاص حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی خاطر ایبٹ آباد سے مری تک کا سفر اختیار فرمایا۔ اور ملاقات کے شرف سے مشرف ہونے کے بعد اسی روز بذریعہ موٹر کار ایبٹ آباد واپس تشریف لے گئے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل طور پر صحتیاب فرمائے۔

آپ "ربوہ میں ایک روح پرور نظارہ" کے زیرِ عنوان اپنے قلبی تاثرات بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

ربوہ میں ایک رُوح پرور نظارہ

ایک عزیز کی تحریک پر جو جماعتِ احمدیہ ربوہ سے تعلق رکھتے ہیں میں نے جماعتِ احمدیہ ربوہ کے امام کی ملاقات سے مستفید ہونے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ایک دن چل پڑا۔ ربوہ مری کے مضافات میں ایک جگہ ہے معلوم ہوا کہ حضرت صاحب وہاں کے ریسٹ ہاؤس میں مقیم ہیں چنانچہ راستہ دریافت کرتے کرتے سب سے وہاں پہنچے۔ جب حضرت صاحب کو علم ہوا تو وہ اپنے قیامگاہ سے نکل آئے۔ میں نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تو میرا احساس یہ ہوا ان کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر کہ گویا افق سے روحانیت کا چاند طلوع ہوا ہے اور اسی وقت مجھے یہ بھی خیال آیا کہ میں جماعتِ احمدیہ ربوہ کے دوستوں کو مبارکباد دوں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا بلند پایہ امام دیا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے مجھے اس سے بہتر ذریعہ نظر نہیں آیا کہ الفضل کے کالموں کا رہینِ منت ہو جاؤں۔ اس لئے یہ چند سطور بغرضِ اشاعت لکھتا ہوں

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ احمدیت کا درخت ابھی پھل دے رہا ہے اور ایسی ہستیاں پیدا کرتا ہے جن کو ایک نظر دیکھ کر ہی انسان کا دل نورِ ایمان سے پُر ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد سے بہت توقعات وابستہ کی ہیں کہ سلسلہ کے فروغ و ترقی میں ان کو بہت دخل ہوگا۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب یقیناً ان توقعات کو پورا کرنے والے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے عہدِ خلافت میں احمدیہ تحریک کو بہت عروج حاصل ہوگا موجودہ دور کے انسان کو ایک زندہ خدا کی تلاش ہے اور حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے محض چہرے پر ایک نظر ڈالنے سے انسان محسوس کرتا ہے کہ زندہ خدا موجود ہے۔

ان چند سطور کے پیچھے میرا جذبہ یہ ہے کہ میں جماعتِ احمدیہ کو مبارکباد دوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کو ایسا لیڈر عطا کیا ہے جس کی شخصیت ہر قسم کے تصنع سے بالا تر ہے میں نے بہت سے مذہبی پیشوا دیکھے ہیں جو ہفتے کے سات دنوں میں سے چھ دن اپنے جبہ و دستار اور ریش کے میک اپ پر صرف کرتے ہیں۔ یہاں میں نے اس کے اُلٹ سادگی دیکھی جو حقیقی روحانیت کی رُوح ہے۔ بناوٹ اور میک اپ کہیں کوسوں بھی ان کے نزدیک نہیں گئی۔ اور اسلئے ان کو محض دیکھنا ہی انسان کے اندر نورِ ایمان پیدا کرتا ہے۔ حضرت صاحب نے مجھے بتایا کہ یورپ کے دورے میں لوگوں نے ان سے کیا کیا سوالات کئے اور انہوں نے کیا کیا جوابات دیئے لیکن میں کہتا ہوں کہ ان کے دورے کی کامیابی کا راز انکی اپنی شخصیت میں تھا۔ یورپ کے لوگ بڑے قیافہ شناس بھی ہیں۔ جس چہرے پر اتنی طہارت برس رہی ہو اور اس قدر تقدس ہو جو میں نے حضرت صاحب کے چہرے پر دیکھا اس سے زیادہ موثر تبلیغ یورپ میں اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

(اپنی قلم سے) بخدمت ایڈیٹر صاحب الفضل برائے اشاعت

دستخط
خاکسار محمد یعقوب خاں - ایڈیٹر لائٹ
۲۹-۶-۶۸

زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کا مشاہدہ کئے بغیر ہم توحیدِ کامل پر قائم نہیں ہو سکتے

یہ زندہ قدرتیں جن صفاتِ باری کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہیں ان میں صفتِ رحیمیت اور رحمانیت خاص اہمیت رکھتی ہیں

اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کے حُسن و احسان کے جلووں کو پہچانو اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو!

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ احسان ۱۳۴۷ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اس کے دل سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر وہ خدا کی ہستی کا قائل ہو سکتا ہے"

زندہ خدا کی زندہ طاقتوں کا مشاہدہ

اس پاک وجود کی صفات کے جلووں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ جو صفاتِ باری انسان سے تعلق رکھتی ہیں ان کا کامل علم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں دیا ہے۔ ان صفات میں سے چار امہات الصفات ہیں یعنی بنیادی صفاتِ باری ہیں جن کا ذکر سورۂ فاتحہ میں آتا ہے رب، رحمٰن۔ رحیم اور مالک یوم الدین ان صفات میں سے رحمٰن اور رحیم کے متعلق اس وقت میں مختصراً کچھ کہنا چاہتا ہوں

صفت رحمٰن کے جلوے

ہمیں دو قسم کے (اصولی طور پر) نظر آتے ہیں ایک وہ احکام و قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری پیدائش سے بھی پہلے اس عالمین میں اس لئے جاری ہوئے کہ انسان کو اس کے نتیجہ میں فائدہ پہنچے مثلاً اللہ تعالیٰ نے ہماری بقا کے لئے ہماری پیدائش سے بھی پہلے اور ہمارے کسی عمل کے نتیجہ کے طور پر نہیں بلکہ محض

رحمانیت کی صفت کے اظہار کیلئے

ہوا کو پیدا کیا تا کہ ہم سانس لیں اور زندہ رہیں ہماری غذائی احتیاجوں اور ہمارے جسمانی نظام کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے سورج بنا دیا اور اس کا ایک خاص تعلق زمین سے قائم کیا۔ سورج اور زمین کا باہمی تعلق دن اور رات کو پیدا کرتا ہے اور ہمارے آرام اور ہمارے کام کے سامان اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اگر بارہ مہینے رات ہی رہتی تو انسان اس قسم کی دنیوی ترقیات حاصل نہ کر سکتا جو وہ کر چکا ہے، کر رہا ہے اور کرتا چلا جائے گا اس لئے بھی کہ

روشنی کے ذریعہ

بہت سے کام کئے جاتے ہیں۔ ہماری ترقی میں روشنی یا سورج کی کرنوں کا بڑا دخل ہے مثلاً سائنس کی ترقی میں اس طرح کہ سورج کی کرنوں کے اثر کے نتیجہ میں ہماری زمین میں بہت سی خاصیتیں پیدا ہوتی ہیں جس کے نتیجہ میں زراعت کا علم ترقی کرتا ہے۔ اور زراعتی علم نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی ترقی کرتا رہے گا۔ اور پھر اگر سردی زیادہ ہو جاتی ہمیشہ اندھیرا رہنے کے باعث تو انسان کے لئے کام کرنا بڑا مشکل ہو جاتا۔ اگر بارہ مہینے سورج ہی نکلا رہتا تو زمین جل کے کوئلہ ہو جاتی۔ اس معنی میں کہ اس کی بہت سی خصوصیات مر جاتیں اور انسان اس سے فائدہ نہ اٹھاتا اور آرام کرنا بھی اس کے لئے مشکل ہو جاتا۔ اور یہ زمین انسانی رہائش کے قابل نہ رہتی اور بے آباد ہوتی پس بے شمار ایسی چیزیں اور ایسی خاصیتیں اور ایسے ستارے جو ہم سے دور ہیں اور ایسے سامان جو اس دنیا میں ہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے تا کہ انسان جسمانی اور روحانی لحاظ سے ترقی کر سکے کیونکہ دن کے بعد جو رات آتی ہے وہ قربِ الٰہی، مقامِ محمود کے حصول کے سامان بھی پیدا کرتی ہے۔ اگر دن ہی ہوتا بارہ مہینے کا تو انسان کے لئے روحانی طور پر مقامِ محمود تک پہنچنا مشکل ہو جاتا۔

بہرحال یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ہماری پیدائش سے پہلے نسلِ انسانی کی پیدائش سے بھی پہلے رحمٰن خدا نے اپنے کامل علم اور کامل رحمت کے نتیجہ میں انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔

ایک دوسری قسم کے رحمانیت کے جلوے ہیں

جو روز بروز لحظہ بہ لحظہ، گھڑی بہ گھڑی ہمیں نظر آتے ہیں۔ ان کی طرف میں بعد میں جاؤں گا۔ پہلے میں رحیمیت کو لیتا ہوں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کی صفتِ رحیمیت ہماری تدبیر میں برکت ڈال دیتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے لطیف پیرایہ میں ہمیں بتایا ہے کہ دعا بھی ایک تدبیر ہی ہے اور جب مادی تدبیر ہم انتہا کو پہونچا دیتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مادی تدبیر کے لحاظ سے جو احکام جاری کئے، جو قانون وضع کئے تھے وہ تدبیر تو ہم نے کمال کو پہنچا دی۔ لیکن یہ ایک مومن کا دل کہتا ہے کہ اب بھی مجھے میرے ربّ رحیم کی ضرورت ہے اور وہ دعا کرتا ہے کہ اے میرے رحیم خدا میری تدبیر کے بہتر نتائج نکال۔ پس ایک مومن کے لئے کوئی تدبیر مکمل نہیں ہوتی جب تک دعا اس کا جزوِ لازم نہیں ہوتا

پس رحیمیت کے ساتھ

عاجزانہ اپر سوز دعاؤں کا بڑا گہرا تعلق ہے

اگر یہ نہ ہو تو انسان مشرک بن جائے۔ اگر وہ یہ سمجھے کہ مادی تدبیر کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کی کوئی ضرورت نہیں تو وہ مشرک بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ تو بتایا ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں دنیا میں کہ اگرچہ وہ ہم پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہماری معرفت رکھتے ہیں لیکن دنیا کمانے کے لئے جو دنیوی تدابیر وہ اختیار کرتے ہیں ان میں ہم انہیں کامیاب کر دیتے ہیں۔ اور اس ورلی زندگی کا آرام اور آسائش انہیں حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سعی اور کوشش میں بھی دعا مخفی ہوتی ہے۔ لیکن خدا کا ایک مومن بندہ صرف اس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ اس نے تدبیر کی اور خدا تعالیٰ کی رحیمیت نے اس کی تدبیر کو صرف اس دنیا میں کامیاب کر دیا۔ اور آخروی دنیا میں اس کے لئے اس کے نتیجہ میں کوئی ثواب مقدر نہیں کیا۔ کیونکہ ایک مومن جانتا ہے کہ چونکہ اُخروی زندگی یقینی ہے اس لئے ایک تسلسل زندگی کا ہے۔ موت تو ایک پردہ ہے۔ گرا رہتا ہے پھر اٹھ جاتا ہے پھر انسان دوسری دنیا میں داخل ہو جاتا ہے۔ جب تک اسے یہ یقین نہ ہو کہ میری زندگی کا تسلسل خدا کی رحمت کے سائے میں رہے گا اسے حقیقی آرام نہیں حاصل ہو سکتا۔ پس

دعا تدبیر کا ایک لازمی حصہ ہے

بلکہ یہ بھی ایک تدبیر ہی ہے۔ ایک تدبیر ہم مادی ذرائع سے کرتے ہیں اور ایک تدبیر ہم دعا کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اشیاء اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہم کوئی تدبیر کرتے ہیں۔ تو اس کا نفعل مومن کے شامل حال اس رنگ میں ہوتا ہے کہ دنیا میں بھی وہ کامیاب ہوتا ہے اور اُخروی زندگی میں بھی۔ لیکن جو لوگ ایسے ہیں کہ جن کی ساری کوششیں اسی زندگی تک محدود ہو گئیں اور ان کی ساری زندگیاں اسی دنیا کے لئے ہو گئیں جنہوں نے اپنے پیدا کرنے والے رب کو بھلا دیا اور اس سے کسی خیر کی امید چاہی اور نہ کوئی خیر انہیں ملی۔ اس دنیا کی تدبیر کے نتیجہ میں صرف اس دنیا کا سامان انہیں رحیمیت کے طفیل حاصل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کے اس قسم کے جلوے اور بھی نظر آتے ہیں۔ بعض لوگ خدائے رحیم سے محض دنیا کے فوائد حاصل کرتے ہیں (اس کے وعدہ کے مطابق) بعض وہ بھی ہیں جو خدائے رحیم سے اس دنیا کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں اور اُخروی زندگی کے فائدے بھی حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس یقین کامل پر قائم ہوتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے لینا ہے وہ اپنے ربّ سے لینا ہے۔

خدا تعالیٰ کی

رحمانیت کے جلوے ایک دوسرے رنگ میں

بھی ہمیں نظر آتے ہیں وہ اس طرح پر کہ بعض دفعہ ہر تدبیر ناکام ہو جاتی ہے بعض دفعہ کوئی تدبیر سوجھتی ہی نہیں۔ مثلاً ایک مریض ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں ہم صحیح تشخیص پہ پہنچے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ اس مریض کو یہ بیماری ہے اور یہ دوائیں اس وقت...

ہیں۔ انسان کو اس مرض کے علاج کے لئے معلوم ہیں وہ استعمال کرتے ہیں۔ ایلوپیتھک بھی طب یونانی بھی ہومیو پیتھک بھی اور صدری نسخہ بھی لیکن ہر قسم کی دوا دینے کے بعد بھی مریض کو افاقہ نہیں ہوتا۔

ایک ایسا مریض ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہے دنیا کے چوٹی کے ڈاکٹر معائنہ کرتے ہیں اور نہیں سمجھ سکتے کہ اس کو مرض کیا ہے۔ مرض کی تشخیص ہی نہیں ہو سکتی۔ ابھی پچھلے دنوں ہمارے ایک احمدی دوست چودھری عبد الرحمٰن صاحب جو انگلستان میں ہیں ان کو بخار آنے لگا (پہلے بھی اسی قسم کی بیماری میں وہ مبتلا ہو چکے تھے پھر آرام آ گیا اور اب پھر ان کو اسی بیماری کا حملہ ہوا) ہسپتال میں رہے۔ بڑا ترقی یافتہ ملک ہے۔ بڑے ماہر ڈاکٹر ہیں بڑے تجربہ کار معالج ہیں۔ مہینہ ڈیڑھ مہینہ ہسپتال میں رکھا۔ پتہ نہیں لگتا کہ بیماری کیا ہے۔ اگر بیماری کا پتہ ہی نہ لگے تو علاج کیسے ہو کیا دوا دینی چاہیئے اس کا بھی پتہ نہیں لگ سکتا۔ اور اگر دوا کا پتہ نہ لگے تو مادی تدبیر نہیں کی جا سکتی اور رحیمیت کے جلوے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ رحیمیت کا جلوہ تو وہاں نظر آتا ہے جہاں تدبیر اپنے کمال کو پہنچے۔ پس

بعض دفعہ تدبیر ناکام ہو جاتی ہے

ہر قسم کی تدبیر کی جاتی ہے اور اس کا نتیجہ کوئی نہیں نکلتا۔ کئی دوست خود سمجھتے ہیں کہ تجارت کرتے ہیں۔ ہر قسم کے جتن کر دیکھے ہیں فائدہ نہیں ہوتا جس چیز میں ہاتھ ڈالتے ہیں نقصان ہوتا ہے۔ ہر قسم کی تدبیر کی۔ احمدی تو تدبیر کا ایک لازمی حصہ ہی دعا کو بھی سمجھتا ہے اس لئے وہ دعا جو تدبیر کا حصہ تھی اور مادی تدبیر کی کامیابی کے لئے کی جاتی ہے اور خدا کی صفت رحیمیت کو جوش میں لاتی ہے وہ بھی کی گئی اور ناکام ہو گئی۔ پس انتہائی تدبیر کی۔ کیونکہ مادی تدبیر بھی کی اور اس کے بہتر نتائج کیلئے روحانی صورت میں روحانی تدبیر بھی کی۔ لیکن نتیجہ سوائے ناکامی کے کچھ نہ نکلا۔ ایسے دوست بہت پریشان ہوتے ہیں اور پریشانی کا باعث یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحیمیت کی صفت کیوں ہمارے حق میں جوش میں نہیں آتی۔ پس بعض دوست پریشانیاں اٹھاتے ہیں۔ ناکامیوں کا منہ دیکھتے ہیں اور میں بھی ان کے لئے پریشان ہوتا ہوں۔ پس اگر تدبیر ناکام ہو جائے یا اگر تدبیر سوجھے ہی نہ پھر دو ...

پھر ... رحمٰن کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیئے

جس وقت مریض لاعلاج قرار دیا جاتا ہے اور مادی تدابیر کو کامیاب اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے کی گئی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تقدیر مبرم ہے اس وقت اگر رحمان کی صفتِ رحمانیت کے آگے عاجزی اختیار کی جائے اور اپنے رحمان خدا سے یہ کہا جائے کہ اے ہمارے رب! تو رحیم بھی ہے تو رحمٰن بھی ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم تیری صفتِ رحیمیت کا دروازہ کھلوانے میں ناکام ہوئے ہیں اب ہم تیری رحمٰن ہونے کی صفت کے حضور جھکتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ نہ ہمارا کوئی عمل نہ کوئی تدبیر۔ جس طرح تو نے سورج اور چاند کو نیز بے شمار ستاروں کو ہماری فلاح اور بہبود کے لئے پیدا کیا ہے اب بھی اپنی رحمانیت کی صفت کا ایک جلوہ دکھا اور یہ کام کر دے۔

تو جب رشتہ دار مایوس ہو جاتے ہیں اور طبیب مریض کو لا علاج قرار دیتا ہے اور وہ دعائیں جو تدبیر کا ہی حصہ ہیں تدبیر بھی ہیں، وہ بھی نتیجہ حاصل نہیں کرتیں اس وقت اگر ہم رحمان خدا کا دروازہ کھٹکھٹائیں تو بسا اوقات وہ ہمارے لئے کھولا جاتا ہے۔ ہمارے ربّ نے جس طرح بے شمار چیزیں ہمارے اعمال سے بھی پہلے ہمارے لئے پیدا کر دی تھیں اور انکو ہماری خدمت میں لگا دیا تھا۔ وہ خدائے رحمان اپنی تمام قدرتوں اور طاقتوں کے ساتھ آج بھی اسی طرح زندہ ہے جس طرح آج سے پہلے تھا۔ غرض جب رحیمیت کا دروازہ نہ کھلے تو

ہمیں رحمانیت کے دروازے پر جا کر کھڑے ہو جانا چاہیئے

اور یہ عرض کرنا چاہیئے کہ تدبیریں تو نے پیدا کیں ان کے استعمال کا ہمیں حکم دیا۔ تدبیروں کو کمال تک پہنچانے کے لئے تدبیر کا ہی ایک حصہ بنا کر تدبیر کی کامیابی کے لئے دعا کا ہم کو حکم دیا۔ ہم نے اپنے جتن کئے ہم کامیاب نہیں ہوئے اس لئے تو ہمارے لئے اپنی صفتِ رحمانیت کو جوش میں لا۔ اور ہماری ضرورت کو پورا کر جس طرح بے شمار ضرورتیں تو نے بغیر ہمارے کسی عمل اور اور استحقاق کے اس سے پہلے پوری کر دیں۔

یہ رحمٰن کا جلوہ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب لنڈن نے دیکھا۔ جو ڈاکٹروں نے کہا تشخیص نہیں کر سکتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دیدی بڑا کام کرنے والے ہیں وہ بڑا وقت دیتے ہیں جماعتی کاموں کے لئے۔ چار پانچ روز ہوئے ان کا خط آیا ہے کہ میں اب ہسپتال سے گھر آ گیا ہوں۔ بڑا خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پھر توفیق دی ہے جماعتی کاموں کے کرنے کی۔ تو ہم نے ان کی وساطت سے اور انہوں نے اپنی ذات میں خدائے رحمٰن کی رحمانیت کا جلوہ دیکھا

پس جو دوست مثلاً اپنی تجارت میں ناکام رہتے ہیں اور بعض تو میرے علم میں ایسے بھی ہیں کہ ساری عمر انہوں نے ناکامیوں کا منہ دیکھا ہے ان کو

اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے

کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کا در کھٹکھٹائیں اور اس سے مدد حاصل کریں کیونکہ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے کہ جو نعمتیں اور جو مفید چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہماری پیدائش سے بھی پہلے ہمارے لئے اور ہماری خدمت کیلئے پیدا کیں ان کا شمار انسان سے نہیں ہو سکتا۔ تو جس رحمٰن نے اتنی نعمتیں ہماری کسی خدمت یا ہمارے کسی عمل کے نتیجہ میں نہیں بلکہ صرف رحمت کے نتیجہ میں پیدا کیں اس کے متعلق ہم یہ بدظنی نہیں کر سکتے کہ ہماری زندگی میں اگر کسی وقت ضرورت پڑے تو وہ خدائے رحمٰن ہماری مدد کو نہیں آئے گا۔ ہماری پیدائش سے بھی پہلے اس نے ہماری مدد کی۔ ہمارے فائدہ کی سوچتا رہا ہے تو ہماری پیدائش کے بعد وہ کیسے ہمیں دھتکار دے گا اگر ہم واقعہ میں اپنے دل میں اس کی معرفت رکھتے اور اس کی صفتِ رحمانیت پر کامل یقین رکھتے ہیں تو یقیناً رحمٰن خدا کی صفت کا دروازہ ہمارے لئے کھولا جائے گا۔ اور اللہ کی اس قسم کی رحمتوں کے سامان ہمارے لئے پیدا کئے جائیں گے

پس اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت صرف پہلے زمانوں سے ہی تعلق نہیں رکھتی بلکہ

ہماری زندگی میں بھی اسکے جلوے نظر آتے ہیں

میں نے بعض مثالیں دی ہیں لیکن ہر انسان کی زندگی میں ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اپنی طرف سے ہر تدبیر کر چکا اور ناکام رہا اس کو اس وقت خدائے رحمٰن کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور جو متوجہ ہوتے ہیں ان کے لئے یہ دروازہ کھولا جاتا ہے اور صفتِ رحمانیت کے وہ جلوے دیکھتے ہیں۔

پس زندہ خدا کی زندہ قدرتوں کے بغیر ہم توحیدِ کامل پر قائم نہیں رہ سکتے اور زندہ خدا کی زندہ قدرتیں جن صفات سے ظاہر ہوتی ہیں ان میں سے دو صفات رحیمیت اور رحمانیت کی صفات ہیں

رحیمیت کی صفت ہم پر یہ ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کام کے لئے جو سامان پیدا کئے ہیں ان سامانوں کو بہترین رنگ میں ہم استعمال کریں اور ساتھ ہی روحانی تدبیر سے بھی ہم کام لیں۔ اور اس طرح اپنی تدبیر کو کمال تک پہنچائیں۔ کیونکہ اگر تدبیر اپنے کمال کو نہ پہنچے تو بے نتیجہ ثابت ہوتی ہے پس

تدبیر کو انتہا تک پہنچانا ضروری ہے

عقلاً بھی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی روشنی میں بھی۔ جب انسان اس دنیا میں اپنی تدبیر کو کمال تک پہنچاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں صفتِ رحیمیت کا وہ جلوہ دیکھتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے دنیادار انسان جو خدا پر یقین نہیں رکھتا وہ رحیمیت کا جلوہ تو دیکھتا ہے مگر وہ بدقسمت اسے پہچانتا نہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں اپنے زور سے کامیاب ہوا۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اس کی طرح ہی اپنی تدبیر کو انتہا تک پہنچایا مگر وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ مثلاً سائنسدان ہیں۔ ایک ایک مسئلہ کے حل کیلئے بعض دفعہ دو دو سو سائنسدان تحقیق میں لگے ہوتے ہیں اور صرف ایک یا دو اس مسئلے کو حل کر پاتے ہیں اور باقی تمام ناکام رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ تدبیر بظاہر ایک جیسی تھی۔ اب جو دو کامیاب ہوئے یا ایک کامیاب ہوا تو وہ سمجھتا ہے کہ میں اپنی تدبیر سے کامیاب ہوا اور وہ یہ نہیں دیکھتا کہ ایک سو ننانوے دوسرے سائنسدان جو ہیں وہ اسی قسم کی تدبیر کرنے کے باوجود ناکام کیسے ہو گئے؟

پس اللہ تعالیٰ بعض پر رحیمیت کا جلوہ ظاہر کر دیتا ہے۔ یہ جلوہ تو وہ دیکھتے ہیں لیکن صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں۔ روحانی بینائی سے محروم ہیں اس لئے ان جلووں کے باوجود وہ

خدائے رحیم کی معرفت

سے محروم رہ جاتے ہیں۔

رحیمیت کے جلوے جماعت مومنین بھی ہر روز ہی دیکھتی ہے۔ کیونکہ بعض کام ایسے ہیں کہ ان کے لئے بیس منٹ کی تدبیر کرنی پڑتی ہے اور بعض کام ایسے ہیں جن کے لئے گھنٹہ کی تدبیر کرنی پڑتی ہے اور بعض کام ایسے ہیں جن کیلئے دو گھنٹے کی تدبیر کرنی پڑتی ہے۔ ہر کام کے لئے ایک وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہوا ہے اور بہت سی تدبیریں دن کے ایک حصہ میں ہی کمال کو پہنچ جاتی ہیں مثلاً عورت نے گھر میں کھانا پکانا ہوتا ہے کوئی ایک گھنٹہ میں کھانا تیار کر لیتی ہے کوئی دو گھنٹہ میں۔ اگر کوئی عورت یہ سمجھے کہ میں نے تدبیر کر لی اور کھانا پک گیا۔ اب مجھے اپنے ربّ کی رحمت کی ضرورت نہیں تو ایسی عورت کو سبق دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کبھی اس طرح بھی کرتا ہے کہ جس وقت بڑے شوق اور محبت سے وہ سالن تیار کر چکی ہوتی ہے اور خوش ہوتی ہے کہ میرے بچوں کو، میرے خاوند کو اچھی غذا مل جائے گی تو ایک بچہ دوڑتا آتا ہے اور اس کی ٹھوکر سے ساری ہنڈیا چولہے کے اندر گر جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بتانا چاہتا ہے کہ تیری تدبیر کافی نہیں۔ میرا فضل جب تک ساتھ نہ ہو انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔

کافر اور منکر کہتا ہے یہ حادثہ ہے مومن کہتا ہے اَستَغفِرُ اللہ مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میری تدبیر کے ساتھ شامل نہ ہوئی۔ اس طرح

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سبق دیتا ہے

کہ جب تک میری رحیمیت کا جلوہ تمہاری تدبیر کے ساتھ نہیں ہوگا تم کامیاب نہیں ہو سکتے اسی طرح ہمیں اپنی زندگیوں میں اپنے ماحول میں بھی یہ نظر آتا ہے کہ کبھی تو تدبیر ہی نہیں سوجھتی کہ کیا کریں کیا نہ کریں۔ کبھی ساری تدبیریں کر لینے کے بعد بھی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ خدا

اس وقت اپنے بندے کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ میرا فضل اگر تم نے حاصل کرنا ہے تو میری صفت رحمانیت کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہو۔ دوسری صفات کا جلوہ میں تمہارے لئے نہیں دکھاؤں گا۔ ایسے بندے کو رحمان کی طرف جھکنا چاہیئے اور اس وقت جو دعا ہو گی دراصل تدبیر کا حصہ نہیں ہو گی کیونکہ ... تدبیر ... گئی کیونکہ یہ دعا اس تدبیر کی کامیابی کے لئے نہیں بلکہ یہ دعا تو ایک عاجز بندے کے عجز کا اظہار ہے۔ بندہ اس خدائے رحمٰن کے دروازے کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے رحمان خدا! میں نے دعائیں بھی کر لی ہیں۔ میں نے تدبیر بھی کر لی مگر ناکامی ہے کہ مجھے چھوڑتی نہیں۔ اب میں تیرے پاس آیا ہوں۔ جس طرح تو نے پہلے رحمانیت کے جلوے مجھے دکھائے اب بھی دکھا!

تو یہ وہ دعا نہیں جو تدبیر کا حصہ تھی بلکہ محض عاجزی کا، بے بسی کا اظہار ہے کہ تدبیر بے نتیجہ ثابت ہوئی۔ تدبیر کے نتیجہ خیز ہونے کی دعا بھی رد ہو گئی۔ بلا استحقاق دے اے میرے رحمٰن خدا۔

اور بہت ہیں جو اس طرح خدائے رحمٰن کی رحمانیت کے جلوے دیکھتے ہیں۔ ہم ہر روز اپنی زندگیوں میں اپنے گھروں میں اپنے ماحول میں اپنی جماعت میں اپنی دنیا میں جس میں ہم اپنی زندگی گزار رہے ہیں رحیمیت اور رحمانیت کے جلوے دیکھتے ہیں۔ اور

زندہ خدا کی زندہ تجلیات کا مشاہدہ

کرتے ہیں۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے جلووں کے مشاہدہ کی توفیق اور موفقت عطا کرے۔ وہی لوگ ہیں جو توحید خالص پر قائم ہیں اور حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کے سچے اور فرمانبردار اور جاں نثار ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی

حقیقی توحید پر قائم کرے

اور محبت اور پیار، حسن اور احسان کے جو جلوے ہمارے سامنے وہ ظاہر کرتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو وہ یہ توفیق عطا کرے کہ ہم انہیں پہچانیں اور ان سے ... فائدہ حاصل کریں۔

(الفضل مورخہ ۹ فتح ۱۳۴۷ ہش)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۷ء

ذکرِ حبیب علیہ السلام

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ مؤلف اصحابِ احمدؐ

(۲)

(۴) اخوتِ اسلامی کا ایک منظر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے صحابہ کرام میں فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانًا والی حقیقی مودّت و اخوت تھی۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ قادیانی مندو بازار میں ڈاکخانہ میں منی آرڈر کی کام کیلئے گئے۔ وہاں ان کے والد آئے تھے۔ حضورؑ اور احباب تک یہ خبر پہنچی کہ بھائی جی کو ان کے والد اور ہندوؤں نے پکڑ لیا ہے اور روک رکھا ہے موجود الوقت احباب میں سے جس نے بھی سنا آپ کی امداد کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور ڈاکخانہ تک بزرگان سلسلہ کا ایک تانتا بندھ گیا۔ بھائی جی بیان کرتے ہیں وجھتا کیا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خسر حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نیز حکیم فضل الدین صاحبؓ بھیروی۔ حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی۔ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحبؓ قادیانی اور حضرت بھائی عبدالعزیز صاحبؓ اور بہت سے احباب جن کے اسماء مرورِ زمانہ کی وجہ سے ذہن سے اتر گئے۔ چلے آ رہے ہیں کوئی آگے ہے کوئی پیچھے۔ کوئی تیز آ رہا ہے کوئی دوڑ کر۔ اس سچی محبت، حقیقی اخلاص اور دلی ہمدردی کا اثر میرے قلب سے آج تک زائل نہیں ہوا۔

(اصحاب احمد جلد نہم ص ۱۴۳ و ۱۴۴)

(۵) حضور کو نام کے احمدی پسند نہ تھے

حضرت اقدسؑ کو یہ امر پسند نہیں تھا کہ احباب نام کے احمدی ہوں چنانچہ بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد انہیں کسی نہ کسی طرح واپس لے جانا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے بھائی جی کی والدہ اور ننھے ننھے بھائی بہنوں کے بھائی جی کی جدائی سے بیقرار اور جاں بلب ہونے کا عذر تراشا اور حضرت اقدس علیہ السلام کے ارشاد پر یہ مؤکد حلفیہ تحریری اقرار کیا کہ بھائی جی کو ان کی ملاقات کرا کے دو ہفتہ بعد واپس بھجوا دیں گے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ حضرت اقدس علیہ السلام کی موجودگی میں بہت کم کلام کرتے تھے اور حتی الوسع کلام میں ابتدا نہ کرتے تھے۔ آپ نے ادب و احترام سے عرض کیا کہ جس علاقہ میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب جائیں گے سکھوں اور غیر مسلموں سے گھرا ہوا ہے۔ اور بہت دور ہے۔ حضور اگر پسند فرمائیں تو حضرت بھائی عبدالرحیم صاحبؓ کو ان کے ساتھ بھیج دیا جائے تاکہ ان کی خیر و خیریت اور حالات و احوال تو پہنچاتے رہیں۔

حضرت مولوی صاحب ابھی کچھ اور عرض کرنا چاہتے تھے کہ حضور نے فرمایا۔ اور اس وقت حضور کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور آواز میں ایک جلال، شوکت اور رعب تھا۔

"نہیں۔ مولوی صاحب ہمیں نام کے مسلمانوں کی ضرورت نہیں۔ اگر ہمارا ہے تو آ جائے گا۔ ورنہ کوڑا کرکٹ جمع کرنے سے کیا حاصل؟"

(جلد مذکور ص ۴۷ تا ۴۸)

بھائی جی اس مقدس بستی سے رخصت ہوتے ہوئے یوں سمجھتے تھے کہ امید والدہ اور بہن بھائیوں کی طرف نہیں بلکہ موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہیں۔ اور جو مظالم آپ کے والد نے ڈھائے اور اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی وہ نہایت ہوشربا اور سفاکانہ تھی۔ اور باوجود والد صاحب کے لئے حد درجہ احترام کے ان کے ہولناک مظالم کی وجہ سے آپ ان کے لئے عزرائیل کا مختصر و جامع لفظ استعمال کرتے ہیں (در ... ص ۵۰)

اس طویل عرصہ مصائب میں آپ کا قلب صافی ہمیشہ اس سوچ بچار سے معمور رہتا تھا کہ کس طرح دارِ حبیبؑ میں پہنچیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس کی نظروں کی گہرائیوں تک ہوتی ہے۔ آپ کے صدق و صفا اور اپنے حبیبؑ کے لئے والہانہ محبت و اضطراب کو دیکھا اور صبر و استقامت عطا کی اور آپ کی اضطراری دعاؤں کو سنکر بالآخر ایسی حالت میں معجزانہ طور پر حضور کے قدموں میں واپس آ جانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب آپ ... کی کٹھالی میں کندن بن چکے تھے۔ حضرت بھائی جی کو بعد میں قادیان سے اغوا کرنے اور چھوٹے بھائی کے ذریعہ پھسلانے کی کوششیں کی گئیں جو تمام ہی ناکام رہیں۔ اور والدین ہمیشہ کے لئے مایوس ہو گئے

(... ص ۴۳ تا ۸۰)

(۶) اصلاحِ اولاد کیلئے کیسا درد ہونا چاہیئے

اولاد کی اصلاح کے لئے والدین کو درد ہونا چاہیئے برادر حضرت بھائی جی کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کے دجالی فتنہ نے مختلف ڈھنگوں سے اپنا دامِ فریب پھیلا رکھا تھا۔ اور تعلیم وغیرہ کے ذریعہ خصوصًا شرفاء کے نوجوان طبقہ پر اثر انداز ہو رہے تھے۔ چنانچہ ڈنگہ ضلع گجرات میں بھی ایسا ہی ہوا۔ بعض لوگ اس فتنہ کی آگ میں بھسم ہوتے ہوتے احمدیت کی برکت سے بچ نکلے۔ لیکن ایک نوجوان محمد الدین نام عیسائیت کے گڑھ گوجرانوالہ بھجوا دیا گیا۔ وہ پکا عیسائی ہو گیا۔ اور عرصہ تک معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے۔ ... ہجر و فراق کی ماری اس کی ماں نے اسے تلاش کر ہی لیا۔ ماں نے خوب دل کی بھڑاس نکالی گویا کلیجہ نکال کر رکھ دیا لیکن بیٹے کا نشہ ایسا نہ تھا جو اتر سکے۔ ماں دوسری بار گئی اور سمجھانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اللہ تعالیٰ نے کفر کے گڑھا سے نکالنے کا یہ سامان کیا کہ محمد دین کو ٹیپ محرقہ ہو کر پھر سل و دق ہو گئی اور تمام علاجوں سے مایوس ہو کر اس کی والدہ کو اطلاع دے کر گویا لاش اس کے سپرد کر دی گئی۔

گھر آ کر علاج کرنے سے کچھ افاقہ ہوا تو اس کی درخواست کا ... ایک بزرگ کے پاس گیا۔ لیکن ... شخص نے ... بیماری اتنی شدید تھی کہ اس بزرگ ... کی بات نہ تھی۔ اور انہوں نے والدہ کو اسے قادیان لے جانے کا مشورہ دیا جہاں جسمانی اور روحانی دونوں علاج ہو سکیں گے۔ چنانچہ بیٹے کو ساتھ لے کر وہ قادیان آ گئیں۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ جیسے نامی طبیب حاذق سے ان کا علاج کرائیں گے۔ والدہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حالات عرض کئے۔ حضور نے تسلی دی۔ جسمانی علاج کے ساتھ روحانی علاج شروع ہوا۔ حضور محمد دین کو ظہر اور مغرب کی نماز کے بعد مجلس میں بلواتے اور ایک ایک اعتراض کا جواب دیتے۔ یہ سلسلہ کئی ماہ تک رہا۔ کفر و ضلالت اس نوجوان کے رگ و پے میں ایسی سرایت کر گئی تھی کہ اس کا قلب ... نہایت سیاہ ہو چکا تھا۔ اسے علم ہوتا کہ یہاں لانے میں روحانی علاج بھی مدنظر ہے تو وہ کبھی نہ آتا اور بغیر جسمانی علاج کے مر جانے کو ترجیح دیتا۔ ایک بار ایک بات کو مان لیتا۔ دوسرے وقت اس سے انکار اور

اس پر اصرار کرتا۔ غصہ۔ کج بحثی اور گستاخی اور بیباکی کا وطیرہ اس نے اختیار کیا تا اس طرح حضور اسے نکلوا دیں یا کوئی مار بیٹھے اور اسے عذر حاصل ہو جائے۔ بٹالہ کے عیسائیوں سے بھی اس نے خفیہ طور پر سازباز شروع کر دی اور ان کی امداد کی امید پر شرارت میں زیادہ بڑھنے لگا۔ اس کی والدہ حضور کی خدمت میں منت سماجت کرتی کہ حضور نے خدا کی خاطر دستگیری فرمائی ہے اس کی بدزبانی کو خیال میں نہ لائیں اور چشم پوشی فرمائیں اور اس کا ہاتھ نہ چھوڑیں۔ ایک مرتبہ کلمہ پڑھا دیں پھر بیشک مر جائے مجھے اس کا غم نہیں مگر ہے تو یہی کہ کافر نہ مرے۔

محمد دین دو تین بار قادیان سے بھاگا لیکن اس کی مردانہ ہمت ماں کی ہوشیاری کی وجہ سے ہر بار ناکام رہا۔ ایک دفعہ مطبع ضیاء الاسلام میں رہتا جو تحت تحریر مسجد مبارک کے آہنی گیٹ کے سامنے ہے اور شکستہ ہونے کی وجہ سے اس کی چھت چند دن قبل مسمار کی گئی ہے) ہم چند افراد آرام کر رہے تھے کہ محمد دین کی والدہ گریہ و زاری کرتی ہوئی سیڑھیوں پر نہایت اضطراب کی حالت میں آئی۔ بمشکل سمجھ آیا کہ وہ [illegible] التجا پیش کر رہی ہے کہ کسی طرح محمد دین کو واپس لایا جائے وہ بٹالہ کے اگر مشن میں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تو میں زندہ ہی مر جاؤں گی۔

ہمارے مشورہ پر وہ حضور کی خدمت میں دوڑی گئی۔ حضور آرام فرما رہے تھے۔ اس کی بے قراری کی تاب نہ لا کر حضور کھڑے ہو گئے اور محمد دین کو پکڑ لانے کا حکم بھیجا اور اس کی ماں کو اطمینان دلایا کہ گھبراؤ نہیں۔ یہ تمہارا بیٹا جا نہیں سکتا آ جائے گا۔ حضور کا حکم ملتے ہی ہم پانچ افراد جیسی حالت میں تھے جون کی چلچلاتی دھوپ میں بھاگے۔ کوئی ننگے سر تھا کوئی ننگے پاؤں۔ چھ میل کی دوڑ کے بعد ہمیں دور سے ایک مجسم نظر آیا۔ قدرے امید بندھی جب قریب ہوتے ہوتے ہم نے شناخت کر لیا۔ گو وہ بھی راہ فرار پا کر راستہ سے ایک طرف ہو کر رفع حاجت کے طریق پر بیٹھ گیا اور ہم سے گویا پوشیدہ ہو گیا۔ بہت دیر تک جب وہ اُٹھنے میں نہ آیا۔ تو ہم تاڑ گئے پھر اس نے ہمیں ڈانٹا اور گالی گلوچ پر اُتر آیا۔ ہم نے بہت نرمی اور حکمت اور منت سماجت سے نرم کیا۔ لیکن وہ آگے جانے پر مُصر رہا۔ پھر بعد مشکل راضی کیا تو تکان اور نہ چل سکنے کا عذر کیا اور اس کی آنکھیں بار بار بٹالہ کی طرف اٹھتی تھیں جس سے کسی منصوبہ کا پتہ لگتا تھا۔ اس خطرہ کو بھانپ کر ہم نے اسے پیٹھ پر اٹھایا کہیں پیدل چلایا۔ ایک چادر سے اس پر سایہ کیا۔ بٹالہ کی طرف سے ایک یکہ آیا جس میں بمشکل ایک سواری کی گنجائش تھی۔ محمد دین کو اس میں بٹھایا۔ لیکن چونکہ یہ امر اس کی مرضی کے خلاف تھا۔ اس لئے وہ جم کر نہ بیٹھتا تھا۔ جس سے اس کے گرنے کا خطرہ تھا۔ اس لئے یکہ والے کو کہہ کر ایک اور کو ساتھ بٹھایا جو اسے تھامے رکھے۔ اس کی والدہ راہ تک رہی تھی۔ اس نے دوڑ کر حضور کی خدمت میں یہ مژدہ سنایا۔ حضور خوش ہوئے۔ دعائیں دیں اور محمد دین کے ساتھ زیادہ نیک سلوک کی تاکید فرمائی۔

ہمیں نہ ملامت کی نہ کچھ جتلایا صرف یہ فرمایا کہ آپ کو اگر سیر کا خیال تھا تو ہم سے کہتے ہم خود اس کا انتظام کر دیتے۔ آپ نے بے فائدہ تکلیف پائی اور زحمت اُٹھائی۔ ماں کی تکلیف کا بھی آپ کو خیال نہ آیا۔

اب رحمت و فضل الٰہی نے جوش مارا اور میاں محمد دین کی دستگیری کی۔ اس کے دل سے کفر کا زنگ اور شرک کی میل دُھل گئی۔ اور اس نے اسلام کا اعلان کر دیا۔ اور نمازیں پڑھنے لگا۔ اور کچھ دن ٹھہر کر ماں بیٹا دونوں وطن چلے گئے۔ اب پادری اس سے مایوس ہو چکے تھے۔ کچھ عرصہ بعد وہ بحالت اسلام اس دنیا سے کوچ کر گیا۔

(الحکم ۲۱/۲۸ اکتوبر ۱۹۲۹ء و اصحاب احمد جلد نہم ص ۲۰۰ تا ۲۱۵)

میرے پیارے بھائیو! اس وقت ہر ملک، ہر شہر، ہر گاؤں اور ہر گلی اور کوچہ کفر و ضلالت کی آگ مشتعل ہے۔ ہر کام میں ہر لمحہ شیطان ایمان سے غافل کرتا ہے۔ ایمان کے ضیاع کے خطرات شدید، مہیب اور دیو پیکر ہیں۔ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ کیا ہم اپنے اور اہل و عیال کے ایمانوں کی حفاظت کے لئے اس کم علم، دیہاتی خاتون جیسا درد اور ویسی تڑپ اپنے دل میں رکھتے ہیں کہ اس کے بیٹے کی طرح نجات پا سکیں۔ اور دوسرے دیگر گمشدگانِ راہ کو ہدایت دلا سکیں۔

(۲) حضور کو عطا شدہ جان نثار

اللہ تعالیٰ نے حضور کو کیسے جاں نثار اور خدمت گزار غلام عطا کئے تھے۔ حضرت بھائی جی کی زبان سے سنئے۔ بیان کرتے ہیں کہ مسجد میں مجلس میں حضور نے مقدمہ کرم دین کے تعلق میں منشی کرم علی صاحب کاتب کو یاد فرمایا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ تو گوجرانوالہ گئے ہوئے ہیں۔ فرمایا کل کی پیشی میں ان کی شہادت کرانی ہے۔ عرض کیا گیا کہ عشاء کا وقت ہے گاڑی کوئی باقی نہیں وہ کل نہیں پہنچ سکتے آئندہ تاریخ پر اُن کی شہادت ہو جائے گی فرمایا۔ کوئی صورت ان کے آنے کی ہو تو بہتر ہے۔ مخالفت پر حاکم تُلا ہوا ہے شاید پھر موقعہ نہ دے۔ حضور نے تین بار ضرورت کی شدت بیان فرمائی۔ احباب جواباً یہی عرض کرتے رہے۔ تو خاکسار کو انشراح ہوا اور عرض کیا کہ وہ جلد پہنچ سکتے ہیں۔ اور دریافت کرنے پر عرض کیا کہ میں ابھی بٹالہ جا کر وہاں سے یکہ مل گیا تو بہتر ورنہ کوشش کروں گا کہ راتوں رات امرتسر پہنچ کر نماز فجر کے قریب لاہور اور پھر گوجرانوالہ جانے والی گاڑی سے آٹھ بجے گوجرانوالہ جا پہنچ جاؤں اور پھر انہیں لے کر گورداسپور حاضر ہو جاؤں۔ حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا رات کا وقت ہے اکیلے جانا مناسب نہیں۔ میاں فتح محمد آپ ساتھ چلے جائیں اور امرتسر سے لوٹ آئیں۔ حضور نے گھر سے لا کر مٹھی بھر روپے دیئے۔ اور فرمایا جاؤ اللہ حافظ ہم گورداسپور میں آپ کا انتظار کریں گے۔

میں اور مولوی فتح محمد صاحب سیالکوٹی نے (جو بعد میں ناظر اعلیٰ رہے) ایک یکہ بان کو آمادہ کرنا چاہا اس کی لیت و لعل ہم برداشت نہ کر سکے۔ ایک ایک منٹ قیمتی تھا۔ اندھیری رات میں ہم دونوں بھاگے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں بٹالہ پہنچے۔ اور ایک یکہ بان سے کرایہ طے کر کے ہم نے عشاء پڑھی، اتنے میں وہ تیار ہو گیا۔ یہ علاقہ خطرناک تھا۔ چوری ڈاکہ کی وارداتیں ہوتی تھیں۔ دو جگہ خطرہ معلوم ہوا۔ دائیں بائیں سے آدمی بڑھے لیکن ہم چوکس تھے اور گھوڑا اچھا تیز تھا۔ ہم بخیریت امرتسر اسٹیشن پر پہنچ گئے تھوڑی دیر میں ریل گاڑی میں لاہور کے راستہ گوجرانوالہ پہنچا۔ دوڑتا ہوا شہر گیا معلوم ہوا کہ منشی کرم علی صاحب صبح ہی فلاں مکان پر گئے ہیں۔ وہاں گیا تو وہاں بھی نہ تھے۔ پہلے مکان پر آیا۔ بتایا گیا کہ شاید موضع لباںوالی چلے گئے ہوں گے۔ جو چار میل پر ہے۔ اور وزیر آباد وغیرہ کے کسی یکہ پر بیٹھ کر فلاں جگہ اُتر جانا۔

میں دوڑ کر اڈہ کی طرف گیا۔ ایک یکہ سواریوں سے پُر وہاں سے نکلا۔ میں نے خوشامد کی۔ زیادہ کرایہ پیش کیا۔ اور کہا کہ میں پیر ٹکا کر ہی گذارہ کر لوں گا۔ چنانچہ وہ مہربان ہوا۔ اور وہاں پہنچنے پر اس نے یہ دیکھ کر کہ میں ایک منٹ بھی ضائع نہیں کر سکتا میری ایک ضروری چیز دینے سے انکار کر دیا جسے میں چھوڑ کر گاؤں پہنچا۔ آواز دیتے ہی منشی صاحب نکل آئے اور مقصد معلوم کر کے ایک منٹ میں تیار ہو کے آ گئے۔ اور ہم دوڑتے ہوئے گوجرانوالہ سٹیشن پر پہنچے ہی تھے کہ گاڑی آ گئی۔ اور ہم سوار ہو کر گورداسپور [illegible] پہنچ گئے۔ حضور تبسم فرماتے ہوئے جزاک اللہ۔ جزاک اللہ فرماتے اور دعائیں دیتے رہے۔

اس مقدمہ کے دوران ایک رات گیارہ بجے فیض اللہ چک سے شیخ فضل الٰہی کو لانے کی ضرورت پڑی۔ جبکہ برسات سے ڈھاب، تالاب، پانی سے بھرپور اور رات اندھیری تھی۔ اس بارہ میں ہمیں خارق عادت رنگ میں کامیابی ہوئی۔ اس مقدمہ میں ایک مرتبہ سردار فضل حق صاحب کو لانے کی ضرورت پڑی۔ وہ دھرم کوٹ بگا۔ بٹالہ اور امرتسر میں نہ ملے۔ آخر ترنتارن کی کچہری کی ایک کوٹھڑی میں ملے۔

حضرت بھائی جی فرماتے ہیں کہ یہاں میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے کام میں کس طرح غیر معمولی رنگ میں سامان کر دیتا ہے۔ وہاں یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ حضور کے خدام بھی کیسے اطاعت گذار اور فدائی عملی ہوئے تھے۔ جو راتوں کو بھی دن سمجھتے اور ہر لمحہ تیار بہ تیار رہتے تھے۔

(الحکم ۱۴/۲۱ نومبر ۱۹۳۹ء و اصحاب احمد جلد نہم ص ۲۱۶ تا ۲۲۱) (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار ماہ ستمبر میں پی۔ یو۔ سی کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے جملہ احباب جماعت اور درویشان کرام کی خدمت میں نمایاں کامیابی کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبدالمنان منان کولم مدراس سٹیٹ۔

(۲) خاکسار بی۔ اے آنرس کا امتحان دے چکا ہے اور میرے بڑے بھائی محمد محسن صاحب بی۔ اے فائنل کا امتحان دے رہے ہیں دونوں کی کامیابی کیلئے احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح میرے بھائی محمد اختر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۶ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ اور درازی عمر سے نوازے۔ خاکسار مشتاق احمد احمدی موضع چوکی حسن۔ چیبرہ۔ بہار۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

تحریک جدید سال رواں کے السّابقون الاوّلون

سال رواں کے پہلے چھ ماہ (گویا ماہ نبوۃ تا شہادت ۴۷-۱۳۴۶ ہش) میں جن احباب نے اپنے وعدے سو فیصدی ادا کر کے اپنے تئیں السابقون الاوّلون میں شامل کیا ہے ان کے اسماء مع رقوم ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ہر ماہ رو ئیداد یہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مجاہدین تحریک جدید کے لئے دعا کے لئے عرض کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے ایمان، نفوس اور اموال میں برکت دے اور شرور سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین۔ چونکہ عہدہ جات کا اقل شرح کمانے والے افراد کے لئے دس روپے مقرر ہے۔ اس لئے اس سے کم ادائیگی درج نہیں کی گئی۔ البتہ خواتین اور مرحومین کی کم رقوم بھی درج کر دی گئی ہیں۔ اور جن کے متعلق یقین ہے کہ وہ نہ کمانے والے طلباء یا خورد سال بچے ہیں ان کے اسماء بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

دفتر اوّل

قادیان

نمبر	نام	رقم
۱	محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ	۶۵/-
۲	مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	۱۲/۴۰
	مع بچگان اور ایک نادار احمدی	۳۴۰/-
	محترمہ بیگم صاحبہ مع ایک نادار احمدی	۱۰۰/-
۳	مکرم قریشی عبدالقادر صاحب اعوان	۱۲/۴۰
۴	،، مولوی امیر احمد صاحب	۲۶/-
۵	،، عبدالحکیم صاحب	۱۲/-
۶	،، فضل الٰہی خان صاحب	۱۰ ¼
۷	،، [illegible] الدین صاحب شاہدرہ	۲۶/۴۰
۸	،، قریشی عطاء الرحمٰن صاحب مع والدین محترم و اہلیہ صاحبہ	۲۸/۲۴
۹	،، قریشی فضل حق صاحب	۱۰/-
۱۰	،، بابا محمد الدین صاحب مرحوم	۱۱/-
۱۱	،، چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	۶۵/۱۰
۱۲	،، مولوی محمد حنیف صاحب	۱۵/۴۰
۱۳	،، ممتاز احمد صاحب ہاشمی	۱۰/-
۱۴	،، عبدالرحیم صاحب سندھی	۱۰/۱۹
۱۵	،، چوہدری محمود احمد صاحب عارف	۱۴/-
۱۶	،، مولوی محمد ابراہیم صاحب [illegible] مع بچگان	۴۲/۵۰
۱۷	،، حافظ سخاوت علی صاحب	۱۰/-
۱۸	،، مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر	۱۰/۹۰
۱۹	،، مولوی محمد اسحٰق صاحب مع اہلیہ محترمہ	۲۱/-
۲۰	،، افتخار احمد صاحب اشرف	۱۱/-
۲۱	،، گیلانی بشیر احمد صاحب ناصر	۱۰/-
۲۲	،، سید محمد شریف صاحب	۱۳۲/-
۲۳	،، محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر	۱۰/-
	،، مولوی عبدالحمید صاحب آڑھتی	۱۱/-
	اہلیہ محترمہ مولوی سراج الحق صاحب	۱۰/۵۰
۲۶	خاکسار ملک صلاح الدین	۱۲/-
	اہلیہ اول	۱۲ ½

علاقہ آندھرا

نمبر	نام	رقم
۲۷	مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندرآباد	۴۵/-
	اہلیہ محترمہ ،، ،،	۲۱/-
۲۸	،، سیٹھ یوسف احمد الہ دین ،،	۴۰/-
۲۹	محترمہ صالحہ صاحبہ اہلیہ حاجی اللہ دین صاحب	۱۵/-
۳۰	مکرم غلام قادر صاحب شرق	۴۵/-
۳۱	مکرمہ امۃ الحی صاحبہ حیدرآباد	۱۶/-
۳۲	مکرم احمد حسین صاحب [illegible]	۱۰/-
۳۳	مکرمہ قادرہ بانو صاحبہ حیدرآباد	۱۸/-
۳۴	مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب	۷۵۵/-
	(مزید حیثیتہ کنندگی)	۱۲۶۰/-
۳۵	،، اعجاز حسین صاحب	۲۹/-
۳۶	،، سیٹھ عبدالغنی صاحب مرحوم یادگیری	۲۲۵/-
۳۷	،، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غوری	۴۰۸/-
	،، ،، منجانب حضرت مسیح موعودؑ	۵۲/-
۳۸	محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ	۷۸/-
۳۹	،، احمدی بیگم صاحبہ	۵۲/-
۴۰	مکرم غلام حسین صاحب سوداگر مرحوم	۴۸/-
۴۱	،، سراج احمد صاحب چینی کنٹہ	۳۲/-

علاقہ اڑیسہ

نمبر	نام	رقم
۴۲	مکرم محمد مظفر علی صاحب پنڑگال	۱۰/-
۴۳	،، سید محمد یعقوب الرحمٰن صاحب سونگھڑہ (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اپنی اہلیہ محترمہ کی طرف سے)	۴۲۲/-
۴۳	،، سید مبشر الدین احمد صاحب	۳۰/۵۰

علاقہ آسام

نمبر	نام	رقم
۴۴	محترمہ مہرالنساء صاحبہ ڈبرو گڑھ	۶۲/-

علاقہ بنگال

نمبر	نام	رقم
۴۵	مکرم میاں محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	۴۲۷۵/-
	اہلیہ محترمہ میاں محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	۴۰۶۰/-
	مکرم میاں نعیم احمد صاحب بانی (ریسر)	۱۰۷۹/-
	،، میاں شریف احمد صاحب بانی (ریسر)	۱۰۷۸/-
	،، میاں منیر احمد صاحب بانی (ریسر)	۱۰۷۸/-
۴۶	،، میاں محمد یوسف صاحب بانی [illegible]	۴۰۰/-
۴۷	،، منشی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ	۴۵/-

علاقہ بہار

نمبر	نام	رقم
۴۸	حضرت سید وزارت حسین صاحب مقام اورین مع اہلیہ و بچگان	۴۱/-

کشمیر

نمبر	نام	رقم
۴۹	مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل آسنور	۱۰/-

علاقہ میسور

نمبر	نام	رقم
۵۰	مکرم الحاج بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب بنگلور	۲۲۴/-
۵۱	منجانب مکرم ڈی۔ کے عبدالرزاق صاحب مرحوم شیموگہ	۴۱/۷۵
۵۲	مکرم سید بدار صاحب	۶۶/-
۵۳	،، میر عبدالجلیل صاحب مع اہلیہ محترمہ و والدین	۲۵/۲۵
۵۴	مکرم ایم محمد عثمان صاحب سوروب	۴۰/-

علاقہ یو۔پی

نمبر	نام	رقم
۵۵	مکرم حاجی بشیر احمد صاحب بجوپورہ	۲۰/-

دفتر دوم

قادیان

نمبر	نام	رقم
۱	محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ مع بچگان و لواحقین	۸۱/-
۲	مکرم چوہدری عبدالحق صاحب	۱۲/۲۵
۳	،، شیخ مسعود احمد صاحب	۱۱/-
۴	،، مولوی محمد احمد صاحب کالا افغاناں	۱۰/۲۵

نمبر	نام	رقم
۵	مکرم محمد شریف صاحب گجراتی مع اہلیہ محترمہ	۱۶/-
۶	محترمہ عالم بی بی صاحبہ بیوہ بابا جلال الدین صاحب	۵/۷۵
	منجانب مکرم بابا جلال الدین صاحب مرحوم	۵/-
۷	مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب گھٹیالیاں مع اہلیہ محترمہ و بچگان	۲۱/-
۸	,, چوہدری سکندر خان صاحب	۱۲/۳۰
۹	,, بابا نور احمد صاحب	۱۰/-
۱۰	,, بھائی محمد عبیداللہ صاحب	۱۰/۱۲
۱۱	,, بابا خیرالدین صاحب	۱۰/۳۷
۱۲	,, شیخ عبدالحمید صاحب عاجز	۴۴/۵۰
	اہلیہ محترمہ ,,	۱۳/۵۰
	محترمہ نعیمہ شمیم صاحبہ (دختر)	۵/۲۵
۱۳	مکرم سراج الحق صاحب	۱۰/۵
۱۴	مکرمہ اہلیہ صاحبہ مستری محمود دین صاحب مع بچگان	۲۰/۵۰
۱۵	مکرم مرزا محمود احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ	۲۴/-
۱۶	مکرمہ اہلیہ صاحبہ فضل الرحمن صاحب	۱۰/۲۷
۱۷	مکرم چوہدری سعید احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ	۱۴/-
۱۸	,, چوہدری فیض احمد صاحب مع اہلیہ موصوفہ و اہلیہ موجودہ	۴۴/۷۵
(۱۹)	مکرم یونس احمد صاحب اسلم مرحوم	۱۲/۶۰
(۲۰)	,, چوہدری عبدالقدیر صاحب	۱۸/۷۵
	اہلیہ محترمہ ,,	۱۰/۷۵
۲۱	مکرم حاجی خدا بخش صاحب گجراتی	۲۷/-
۲۲	,, چوہدری بشیر احمد صاحب مہار	۳۵/۹۵
۲۳	,, عبدالغفور صاحب	۱۰/-
۲۴	مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اکرم خان صاحب	۱۰/۳۷
۲۵	مکرم سید عبدالمنصور صاحب کٹکی مع والدین و اہلیہ محترمہ	۲۱/۸۸
۲۶	مکرم خلیل الرحمن صاحب	۱۴/-
۲۷	,, صوفی تمام احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ	۲۰/۱۰
۲۸	,, غلام حسین صاحب مع اہلیہ محترمہ	۱۵/۶۹
۲۹	,, خواجہ عبدالستار صاحب مع اہلیہ محترمہ و دختر	۱۹/۳۵
۳۰	,, محمد عزیز صاحب گجراتی	۱۰/۱۵
۳۱	,, مستری دین محمد صاحب	۱۰/-
۳۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا محمد زمان صاحب	۵/۷۵
۳۳	مکرم چوہدری غلام ربانی صاحب	۲۰
۳۴	,, ملک بشیر احمد صاحب ناصر مع والدہ محترمہ و اہل و عیال	۳۲۵/-
۳۵	,, مولوی محمد عبداللہ صاحب و منجانب والدین و اہل و عیال	۴۰/-
۳۶	,, مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی مع اہل و عیال	۲۵/-
۳۷	اہلیہ محترمہ مولوی ابو الوفاء صاحب	۱۲/۵۰
۳۸	مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم	۱۰/-
	منجانب خسر صاحب مرحوم	۲/-
۳۹	مکرم حکیم محمد دین صاحب مع اہل و عیال	۷۰/-
۴۰	,, مولوی سمیع اللہ صاحب	۱۲/-

نمبر	نام	رقم
۴۰	اہلیہ صاحبہ مولوی غلام احمد شاہد صاحب	۵/۵۰
۴۱	مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل منجانب حضرت مصلح موعود رضی	۱۰/-
۴۲	,, مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر	۱۰/۲۷
۴۳	دختر و پسر مکرم قریشی عطاء الرحمن صاحب	۱۲/۸۸
۴۴	محترمہ اہلیہ محترمہ ممتاز احمد صاحب ہاشمی	۱۰/-
۴۵	,, اہلیہ صاحبہ حکیم بدرالدین صاحب عامل	۱۰/۴۴
۴۶	مکرم قریشی عبدالماجد صاحب	۱۰/-
۴۷	,, گیانی بشیر احمد صاحب منجانب مکرم والد صاحب	۱۰/-
	اہلیہ صاحبہ ,, ,,	۱۰/-
۴۸	اہلیہ محترمہ مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی	۱۴/۵۰
۴۹	مکرم مولوی شہامت علی صاحب منجانب والدین و اہل و عیال	۲۱/۵۰
۵۰	مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب مع والدہ محترمہ	۲۶/-
۵۱	,, مولوی محمد عمر علی صاحب	۱۰/۵۰
۵۲	اہلیہ محترمہ گیانی عبداللطیف صاحب	۵/۰۶
۵۳	مکرمہ اہلیہ صاحبہ قریشی محمد شفیع صاحب عابد	۱۰/۶۰
۵۴	اہلیہ دوم خاکسار ملک صلاح الدین	۱۰/۲۵
۵۵	مکرم قاضی عبدالحمید صاحب مکرم والدہ صاحبہ و اہلیہ محترمہ	۲۶/۵۰
۵۶	محترمہ اہلیہ صاحبہ حافظ اللہ دین صاحب	۵/۴۷
۵۷	,, محمد شفیع صاحب دکاندار مع اہلیہ محترمہ	۱۷/۵۰
۵۸	محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد سلیمان صاحب نجومی	۵/۲۰
۵۹	,, محمد صادق صاحب ننگلی	۶/۸۰
۶۰	مکرم مستری نتی محمد صاحب	۱۳/۲۵
۶۱	مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد ابراہیم صاحب غالب	۵/۳۰
۶۲	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ننگلی	۱۰/۲۰
۶۳	محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ سندھی	۱۰/۶۲
۶۴	مکرم ذوالفقار احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ	۲۶/۲۰
۶۵	,, عمرالدین صاحب ٹی سٹال مع اہلیہ محترمہ	۱۵/۵۰
۶۶	,, مولوی محمد کریم الدین صاحب	۱۶/-

علاقہ اڑیسہ

نمبر	نام	رقم
۶۸	مکرم سید عزیز الرحمن صاحب پسر سید یعقوب الرحمن صاحب سونگھڑہ	۱۲/-
	,, سید مجیب الرحمن صاحب پسر ,, ,,	۱۲/-
	مکرمہ سیدہ امۃ العزیز صاحبہ دختر ,, ,,	۱۲/-
	,, ,, امۃ اللہ سمیع صاحبہ ,, ,,	۱۲/-
	,, ,, امۃ النور صاحبہ ,, ,,	۱۲/-
۶۹	مکرم خان بہادر صاحب خان صاحب کیرنگ	۱۲/-
۷۰	,, نیاز خان صاحب ,,	۱۰/-
۷۱	مکرمہ بشیرن ,, ,,	۱۰/-
۷۲	مکرم ممتاز علی خاں صاحب ,,	۱۰/-
۷۳	,, یعقوب خان صاحب ,,	۱۰/-
۷۴	مکرمہ حسرت بی بی صاحبہ ,,	۱۰/-
۷۵	,, صاحبان بی بی صاحبہ ,,	۱۰/-

نمبر	نام	رقم
۷۶	مکرم عبدالستار خاں صاحب ۔ پیکالی	۱۲/-
۷۷	مکرمہ زینب النساء صاحبہ سری پاربتیالی	۱۰/-

علاقہ آندھرا

نمبر	نام	رقم
۷۸	مکرمہ صدیقہ صاحبہ دختر سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندرآباد	۱۸/-
۷۹	مکرم مہر دین صاحب ,,	۲۲/-
۸۰	,, احمد عبدالعزیز صاحب ۔ حیدرآباد	۱۰/-
۸۱	,, مرزا اسداللہ بیگ صاحب ,,	۱۵/-
۸۲	,, محمد صادق صاحب ,,	۱۸/-
۸۳	مکرمہ اہلیہ صاحبہ سید حسین صاحب کاچی گوڑہ ,,	۳۵/-
۸۴	مکرم محی الدین صاحب غوری شادنگر ,,	۱۵/-
۸۵	,, عبدالغفور صاحب ۔ چنتہ کنٹہ	۳۰/-
۸۶	,, شیخ محی الدین صاحب ,,	۴۰/-
۸۷	مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ ,,	۱۳/-
۸۸	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب دیودرگ	۱۱/-

علاقہ بنگال

نمبر	نام	رقم
۸۹	مکرم شہاب الدین صاحب کلکتہ	۲۷/-
۹۰	,, سیف الدین صاحب ,,	۲۵/-
	اہلیہ محترمہ ,, ,,	۲۱/-
۹۱	,, محمد فیروز الدین احمد صاحب کلکتہ	۴۶/-
۹۲	,, سراج الدین صاحب قمر ,,	۱۶/-
۹۳	,, محمد رفیع صاحب جنشلی ٹیری ,,	۷۰/-
۹۴	,, بشیر احمد صاحب بالاپاڑی ,,	۹/-
۹۵	,, ماسٹر عبدالعلیم صاحب ,,	۱۰/-
۹۶	مکرمہ شکیلہ اختر صاحبہ دختر میاں محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	۳۱۵/-
۹۷	,, ناصرہ یاسمین صاحبہ دختر ,, ,,	۲۱۵/-
۹۸	مکرم میاں عبدالمجید صاحب دمرہ ,,	۱۱/-
۹۹	,, اکبر علی صاحب مع اہلیہ محترمہ بانسرہ ,,	۴۰/-
۱۰۰	,, شیخ روشن علی صاحب بانسرہ ,,	۱۵/-
۱۰۱	,, زبیر علی صاحب ستی ,, ,,	۱۲/-
۱۰۲	,, ماسٹر مشرق علی صاحب کلکتہ	۱۰/-
	,, شہر دو عالم صاحب بمقام بہار کلکتہ	۱۲/-

علاقہ بہار

نمبر	نام	رقم
۱۰۳	مکرمہ طلعت جہاں صاحبہ برہ پورہ	۱۰/-
۱۰۴	مکرم شیخ عبدالغفور صاحب مرحوم مونگھیر	۱۱/-

(بقیہ اڑیسہ)

نمبر	نام	رقم
۱۰۶	,, غلام احمد صاحب ممبر میونسپل اڑیسہ	۱۴/۵۰
۱۰۷	,, عبدالقیوم صاحب ,, ,, اڑیسہ	۱۲/-
۱۰۸	,, سید محمد سرور صاحب سونگھڑہ ,, اڑیسہ	۱۴/-
۱۰۵	,, مکرم بشیر احمد صاحب نیز کینگ اڑیسہ	۱۱/-

جزائر انڈمان

نمبر	نام	رقم
۱۰۹	مکرم نذیر احمد صاحب پورٹ بلیئر	۲۵/-

دہلی

نمبر	نام	رقم
۱۱۰	مکرم ماسٹر خورشید احمد صاحب	۱/-

علاقہ جموں وکشمیر

نمبر	نام	رقم
١١١	مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب ایم۔ایس سی سرینگر	٨٠/-
١١٢	″ ولی محمد صاحب بٹ۔ باڑی پورہ	١٠/٧٥
	اہلیہ محترمہ ″ ″	١٠/٧٥
١١٣	″ محمد خلیل صاحب بٹ آرونی	١٠/٥٠
١١٤	″ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کوریل	١٠/-
١١٥	″ عبدالقادر صاحب ملک	١٠/-
١١٦	″ عبدالاحد صاحب کمہار	١٠/-
١١٧	″ عبدالرزاق صاحب کمہار	١٠/-
١١٨	″ محمد عبداللہ صاحب بٹ رشی نگر	١٠/-
١١٩	″ عبدالعزیز صاحب گنائی ″	١٠/-
١٢٠	″ الحاج خواجہ عبدالغنی صاحب بانڈی پورہ	١٠/-
١٢١	″ خواجہ غلام محمد صاحب ″ ″	١٠/-

علاقہ کیرالہ

نمبر	نام	رقم
١٢٢	مکرم این کنہا مو صاحب چنگاڈی	١٠/٢٥
١٢٣	″ اے۔پی۔ ایم عثمان کٹی صاحب پیاپری	٢٤/-

علاقہ مدراس

نمبر	نام	رقم
١٢٤	مکرم پی۔ نورالدین صاحب مدراس	١٢/-

علاقہ مہاراشٹر

نمبر	نام	رقم
١٢٥	مکرم ای۔ایم یٰسین صاحب نندگڑھ	٣٠/-
١٢٦	″ عبدالمنان صاحب ″	١٠/-
١٢٧	″ عبدالکریم صاحب ″	٣٠/-

علاقہ میسور

نمبر	نام	رقم
١٢٨	مکرم سید خلیل احمد صاحب شیموگہ	١٠/٧٥
١٢٩	محترمہ ماجدہ بی صاحبہ اہلیہ سید [illegible] صاحب شیموگہ	١٦/٥٠
١٣٠	مکرم سید منیر احمد صاحب ″	١٠/٧٥
١٣١	″ عبدالرؤف صاحب ″	١٠/٥٠
	اہلیہ محترمہ ″ ″	١٠/٥٠
	محترمہ پروین صاحبہ دختر ″ ″	١٠/٥٠
١٣٢	مکرم شیخ محمود صاحب ″	١١/٢٥
١٣٣	″ عبدالصمد صاحب ″	١٠/-
	اہلیہ محترمہ و بچگان ″	١٥/-
١٣٤	″ صوفی عبدالخالق صاحب ″	١٦/٢٥
١٣٥	″ سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیری	٨٥/-
١٣٦	″ [illegible] صاحب تنڈور ″	٦٥/-
١٣٧	محترمہ بشریٰ شاہین صاحبہ ″	١٢/٥٠
١٣٨	مکرم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری	٩٤/-
	محترمہ سیدہ طیبہ صاحبہ (دختر) ″	٩/٥٠
١٣٩	″ [illegible] رحمت اللہ صاحب غوری ″	٣٩/-
١٤٠	″ سیٹھ ثناء اللہ صاحب غوری ″	٣٠/-
	محترمہ [illegible] طیبہ [illegible] دختر ″ ″	١٤/-

نمبر	نام	رقم
١٤١	مکرم اسد اللہ صاحب غوری یادگیر	٦/٧٥
١٤٢	″ سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری ″ مع اہلیہ محترمہ	٥٤/-
١٤٣	مکرمہ زینب بی صاحبہ گلبرگہ ″	٨/-
١٤٤	″ محبوب بی صاحبہ شحنہ شفیق احمد صاحب یادگیر	١٠/٥٠
١٤٥	مکرم سیٹھ نثار احمد صاحب ″	٥٠/-
١٤٦	″ حبیب اللہ صاحب مظفر غوری ″	٦/٧٥
١٤٧	″ عبیداللہ صاحب غوری ″	٦/٧٥
١٤٨	مکرمہ امۃ الباسط نعیمہ بیگم صاحبہ ″	١٠/-
١٤٩	مکرم سیٹھ عبداللطیف صاحب مرحوم ″	٢٥/-
١٥٠	مکرمہ سلیمہ نجمہ صاحبہ ″	٣٠/-
١٥١	″ انیسہ بیگم صاحبہ ″	١٤/-
١٥٢	″ حمیدہ بی صاحبہ رفیق احمد صاحب ″	١٠/٥٠
١٥٣	مکرم بشیر الدین احمد صاحب ″	١٥/-
	اہلیہ محترمہ ″ ″	١١/٥٠
١٥٤	مکرم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رائچوری یادگیر	١١/-
١٥٥	مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ ″	١٥/-
١٥٦	مکرم عبدالرزاق صاحب ″	٦٠/-
١٥٧	″ مولوی نورالدین صاحب ″	١٠/-
١٥٨	″ عبدالبصیر صاحب ″	١٠/-
١٥٩	″ منصور احمد صاحب فضل ″	١٠/-
١٦٠	مکرمہ امۃ المتین صاحبہ ″	١٠/-
١٦١	″ مریم صدیقہ صاحبہ ″	٥/٢٥
١٦٢	″ سیٹھ عبدالصمد صاحب ″	٥٠/-
١٦٣	″ عزیزہ بیگم صاحبہ ″	١٠/-
١٦٤	″ نصرت جہاں بیگم صاحبہ ″	٥/-
١٦٥	″ رشیدہ بیگم صاحبہ ″	١٦/٥٠
١٦٦	مکرم شفیق احمد صاحب شحنہ ″	١٠/٥٠
١٦٧	″ حکیم عبدالعلی صاحب ″	١٠/-
	″ محمد [illegible] صفر صاحب امروہہ	١٠/-

علاقہ یوپی

نمبر	نام	رقم
١٦٨	مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور	٢٠٠/-
١٦٩	″ پروفیسر [illegible] السلام صاحب بنارس	٣٠/-
١٧٠	″ شیخ [illegible] حبیب صاحب کانپور	٥/-
١٧١	″ محمد اسمٰعیل صاحب اکبر پوری ″	١٠/-
	اہلیہ محترمہ ″	١٠/-
١٧٢	″ محمد سعید صاحب سونگیہ ″	٣٠/-
١٧٣	″ محمد سمیع صاحب سونگیہ ″	٢٠/-
١٧٤	″ محمد [illegible] صاحب ″	١٠/-
	″ منشی عبداللطیف صاحب مراد نگر	١٨

دفتر سوم

قادیان

نمبر	نام	رقم
١	والدین اہلیہ محترمہ مرزا محمد زمان صاحب	٥/-
٢	عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ دختر چوہدری عبدالقدیر صاحب قادیان	٥/١٠
	عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ دختر ″	٥/١٠
	عزیز عبدالباسط صاحب پسر ″	٥/١٠
٤	مکرمہ اہلیہ صاحبہ عبدالرحیم صاحب سندھی	٥/٠٦
٥	″ اہلیہ صاحبہ حافظ عبدالعزیز صاحب	٥/-
٦	مکرم شیخ غلام نبی صاحب طالب علم	١٠/٢٠
٧	مکرمہ نجم النساء صاحبہ اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب گجراتی	٥/-
٨	مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر	١٠/٢٥
٩	″ محمد خان صاحب	١٠/-
١٠	مکرمہ اہلیہ صاحبہ منشی عبدالرحیم صاحب فانی	٥/-

علاقہ اڑیسہ

نمبر	نام	رقم
١١	مکرمہ سیدہ فریدہ خاتون صاحبہ سونگھڑہ	٥/-
١٢	″ سیدہ امۃ الرحمٰن صاحبہ ″	٦/-
١٣	″ احمدی خاتون صاحبہ ″	٥/-
١٤	″ رحمت بیگم صاحبہ پینکل	١٥/-
١٥	″ کبریٰ بیگم صاحبہ ″	١٠/-
١٦	″ ناخرہ بی بی صاحبہ ″	١٠/-
١٧	″ امراؤ بیگم صاحبہ ″	١٠/-
١٨	″ شمشیرن بی بی صاحبہ ″	١٠/-
١٩	″ صالحہ بیگم صاحبہ ″	١٠/-
٢٠	″ توفیقہ بی بی صاحبہ ″	٤/٤٤
٢١	مکرم حبیب خان صاحب ″	١٨/٦٢
٢٢	مکرمہ صغریٰ بی بی صاحبہ ″	٥/-
٢٣	مکرم غلام نبی صاحب مع اہل و عیال بھدرک	٣٠/-
٢٤	″ حنیف خان صاحب ″	١٠/-
٢٥	″ محمد عبدالقیوم صاحب ″	١٠/-
٢٦	″ مراد علی خان صاحب ″	١٠/٢٥
٢٧	″ محمد جلال الدین صاحب ″	١٠/-
٢٨	″ تراب علی خان صاحب ″	١٠/-
٢٩	″ محمد اختر الحق صاحب ″	١٠/-
٣٠	″ محمد منیر صاحب ″	١٠/-
٣١	″ شیخ علی احمد صاحب پہلوری	٤٠/-
	اہلیہ محترمہ ″ ″	٢٠/-

علاقہ آندھرا

نمبر	نام	رقم
٣٢	مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب حیدرآباد	١٢/-
	″ میاں فقیر احمد صاحب (پسر) ″	١٢/-
	″ میاں نذیر احمد صاحب (پسر) ″	١٢/-
	″ میاں ظہیر احمد صاحب (پسر) ″	١٢/-
	مکرمہ امۃ البصیر صاحبہ (دختر) ″	١٢/-
	″ عاصمہ نکہت صاحبہ (دختر) ″	١٢/-
٣٣	″ محمودہ بانو صاحبہ اہلیہ عبدالرشید صاحب ″	١٢/-
٣٤	مکرم میر احمد صاحب افضل طالب علم ″	١٥/-
٣٥	″ نصیر الدین صاحب غوری شاد نگری ″	١١/-
٣٦	″ منور احمد صاحب غوری ″ ″	١١/-
٣٧	″ ڈاکٹر محمود علی خان صاحب حیدرآباد	٣٢/-
٣٨	″ غلام حیدر خان صاحب ″	٢٢/-
٣٩	″ منشی محمد قاسم صاحب مع اہلیہ محترمہ اڈکور	١٤/-

(باقی)

مولوی ابوالحسن علی صاحب ندوی کی تصنیف "قادیانیت"

(۱۰)

مولوی صاحب کی عالمیت کی حقیقت

(قسط ۱۰)

مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ہم ندوی صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا حضرت یوسف علیہ السلام مصری حکومت کے تحت رہتے تھے یا نہیں اور کیا وہ اس حکومت کے ملازم تھے یا نہیں پھر کیا حضرت یعقوب ملک کنعان سے آ کر اسی حکومت کے تحت زندگی بسر کرتے رہے یا نہیں اگر یہ بات صحیح ہے اور سورۃ یوسف علی الاعلان اسباب کا اظہار کرتی ہے تو ندوی صاحب بتائیں کہ ان کا مسلک ان نبیوں کے اس قرآنی مسلک کے خلاف ہے یا نہیں۔ اگر مولوی ندوی صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ نیز بتائیں کہ ان کا اپنا عمل اس کے خلاف کیوں ہے؟ انہوں نے حکومت وقت کے خلاف بغاوت و جہاد کیوں نہیں کیا یا اس سے نکل کیوں نہیں گئے حکومت سے تعلق اطاعت و تعاون کا طعنہ ان کو زیب نہیں دیتا وہ خود بھی تو غیر مسلم حکومت کے زیر سایہ پناہ گزین رہے ہیں۔ مولوی صاحب هل جزاء الاحسان الا الاحسان کی قرآنی تعلیم کو تو بھلا ہی چکے تھے۔ ان کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ جمال الدین افغانی اور ایسے دیگر راہنمایانِ قوم کی تحریکیں کس بنا پر ناکام رہیں۔ اس کی وجہ یہی تو تھی کہ وہ اٹھتے ہی سب سے پہلے اپنی محسن حکومت سے بھڑنے لگتے رہے اور یہی بات انکی اور ان کی تحریک کی تباہی کا موجب ہوتی رہی۔ کیا ندوی صاحب کی تاریخ میں اس کا کوئی ذکر موجود نہیں کہ وہ اس سے سبق حاصل کرتے۔ حضرت اقدس کا یہی تو کمال ہے کہ سب سے پہلے ان اسباب کا قلع قمع کیا اور ان کو کچل کر رکھ دیا جو ناکامی کی بنیاد تھے۔

پھر ندوی صاحب کو ہم تاریخ کے اس المیہ کو بھی یاد دلاتے ہیں کہ باوجود حضور علیہ السلام کی اطاعت و تعاون حکومت کے حکومت ہمیشہ آپ کی نگرانی رکھتی تھی۔ کیونکہ مسلمانوں کا خونی جہادی کا تصور بھوت بن کر اس کے سر پر سوار رہتا تھا۔ اور علماء سوء ہمیشہ آپ کے خلاف حکومت کو اکساتے رہتے تھے علاوہ ازیں حکومت آپ کی تحریک میں آپ کو کبھی مدد نہ دے سکتی تھی۔ اور نہ دی۔ پس اس کامیابی کو جو آپ کو دشمنوں کے چاروں طرف کے نرغہ میں حاصل ہوئی حکومت کی تائید کی طرف منسوب کرنا نری جہالت ہے اور ڈھیٹ پن ہے۔

آخر میں اسباب کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حکومت کی سب باتوں کی تائید نہیں کی۔ بلکہ جہاں اسے غلطی پر پایا اسے اصلاحی مشورے بھی دیئے ایسا ہی اس کے مذہب کا پورے زور سے ابطال کر کے کسرِ صلیب کا کام بھی سرانجام دیا۔ آج تک پادری آپ کے ابطالی و کسرِ صلیب سے نالاں ہیں اور جماعت کے سامنے آنے کی ان کو جرأت نہیں۔ عیسائیت اب زوال پذیر ہے اور متزلزل۔ وہ اب چند دن کی مہمان ہے آپ کی تحریک کی وجہ سے عیسائیت پر سخت لرزہ طاری ہے اور وہ ہر میدان میں پسپا ہو رہی ہے یہ انقلاب غیر معمولی ہے۔ مگر افسوس ندوی صاحب کی کور نظر دیکھنے سے عاجز ہے۔

آخر میں حضرت اقدس کی کامیابی کا حقیقی سبب بھی بتانا چاہتا ہوں میں نے اوپر بھی اشارہ کیا تھا کہ آپ کی کامیابی کا حقیقی سبب تائید الٰہی ہے حضرت اقدس نے اس تائید الٰہی کی وضاحت کرتے ہوئے علماء کو چیلنج دے کر تحریر فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ ہر حال میں میرے ساتھ اور اس کی عملی تائیدات میرے شامل حال ہیں۔ اس لئے ہر میدان میں وہ مجھ کو فتح دے گا اور دشمنوں کو نامراد رکھے گا۔ آپ نے اعلان فرمایا

"میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے میں اس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں"

(اربعین ص۲)

یہ علماء کا کام تھا کہ وہ آپ کے کذب کو ثابت کرنے کے لئے اس قسم کے چیلنج آپ دیتے اور مقابلہ کر کے آپ کو شکست دیتے۔ مگر علماء کو اسباب کی ہمت کہاں تھی وہ تو آپ کے اس چیلنج کے بعد میدانِ مقابلہ میں نہ نکلے اور ان معیاروں میں سے کسی ایک معیار کے ذریعہ سے بھی آپ کے دعویٰ کا ابطال نہ کر سکے بھلا اس قسم کا چیلنج مخالفین کو دینا اور اس پر قائم رہنا کسی نامرد کاذب کی طرف سے ہو سکتا ہے ہرگز نہیں ہاں مخالفین کی لاف زنی اور بات ہے اور وہ لاف زنی ایسی ہی ہے جیسی قرآن کریم کے بے نظیر ہونے کے دعویٰ کے مقابلہ میں مخالفین اسلام کی طرف سے ہوتی چلی آئی ہے مخالفین علماء وہ معیار اس چیلنج کے جواب سے عہدہ برآ نہ ہو سکے اور اس طرح اسباب کو ثابت کر دیا کہ آپ کے ساتھ خدائی تائید ہے۔ اور وہی آپ کی کامیابی کا حقیقی ذریعہ ہے حضرت اقدس نے دعاؤں کی قبولیت کے نمونے بھی پیش کئے۔ امور غیبیہ و پیشگوئیاں بھی کیں جو پوری ہوئیں نشانات معجزات بینات و خوارق بھی دنیا کے سامنے رکھے۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف بھی ایسے رنگ میں بیان کئے جن کی نظیر نہیں۔ فصاحت و بلاغت پر بیسیوں کتب لکھ کر علماء فصحاء و بلغاء و اہل زبان کو مقابلہ کے لئے للکارا۔ مباہلہ کر کے مخالف کی ہلاکت کا نشان بھی دکھلایا۔ آتھم کو پچھاڑا۔ ڈوئی کو مار گرایا اور ایسے ہی دیگر مخالفین کی تباہی کی خبریں دیں جو پوری ہوئیں۔ غرضیکہ کوئی پہلو بھی تشنہ نہ چھوڑا معاندین شکست کھا کر میدان سے ہٹ گئے۔ اور اسی طرح حملوں اور تائیدات سماویہ نے آپ کا ساتھ دے کر آپ کا بول بالا کر دیا۔ اور سلسلہ احمدیہ کو وہ ترقی دی جس کا اس نے بار بار وعدہ فرمایا تھا اور وہ ترقی دیتا چلا جا رہا ہے تا آنکہ اسلام کو اس کے ذریعہ سے تمام دنیا میں سب مذاہب پر غالب کر دے گا اور معاندین کی یہ حسرت کبھی پوری نہ ہو گی کہ تحریک احمدیت ایک عرصہ کے بعد فنا ہو جائے گی۔ بلکہ وہ قیامت تک زندہ و قائم رہے گی۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اور اس کے سایہ میں آرام حاصل کریں گی۔ اور دنیا میں صرف ایک ہی مذہب اسلام ہو گا جو احمدیت کے نام سے کائنات عالم کو منور کرے گا۔ یہ ترقی قطعی و یقینی ہے اور مخالفین و معاندین کی ناکامی و ذلت قطعی۔

حضور کی ملازمت پر اعتراض کا جواب

مجھے تعجب ہے کہ مولوی صاحب نے حضرت اقدس کی قلیل تنخواہ پر ملازمت کا بھی ذکر کیا ہے ہم اس کے مقابلے میں حضرت یوسف علیہ السلام کی ملازمت کا ذکر کر چکے ہیں۔ جو انہوں نے مصر کی غیر اسلامی حکومت کے تحت خود درخواست دے کر اختیار کی تھی مولوی صاحب نے حضرت اقدس کے اخلاق کے ضمن میں آپ کی سادہ لوحی دنیا کی چیزوں سے ناواقفیت اور استغراقی کیفیت کے نمایاں ہونے کا ذکر کیا ہے مگر مولوی صاحب کو

حضور کی محویت استغراق و توجہ الی اللہ پر اعتراض

استغراقی حالت سے بے خبر بیگانے معلوم ہوتے ہیں ورنہ ان کو معلوم ہونا چاہئے تھا کہ یہی استغراقی حالت و محویت ہی تو تھی جس نے ایک عالم کو موہ لیا۔ اسی توجہ و تعلق باللہ نے مولوی صاحب کے ہمنوا علماء کو پیچھے ڈال دیا۔ اور ان کو کسی بات میں آپ کے مقابلہ پر

آنے کی جرأت نہ ہوئی اور اس طرح انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ نہ تو درشتہ الانبیاء ہیں نہ مثیل انبیاء بنی اسرائیل ہیں۔ ورنہ ان کو چاہئے تھا کہ وہ جس شخص کو ایک کاذب مدعی یقین کرتے تھے اس کا عقلی نقلی اور روحانی مقابلہ کر کے ختم کر دیتے۔ دعاؤں کی قبولیت کے نمونے دکھاتے نشانات پیش کرتے۔ مباہلہ کر کے آپ کو ہلاک کرتے۔ اپنی بے نظیر فصاحت و بلاغت پیش کر کے آپ کی علمی پردہ دری کرتے آپ کے مقابلہ میں قرآن کریم کے نئے نئے حقائق و معارف کے دریا بہا دیتے۔ مگر وہ آپ کے مقابلہ میں ان میدانوں میں سے کسی میدان میں بھی نہ نکلے اور اس طرح واضح طور پر دنیا کو بتا دیا کہ ان کا خدا تعالیٰ سے کچھ بھی تعلق نہ تھا اور وہ ان کی مدد و تائید کے لئے ان کے ساتھ نہ تھا بلکہ وہ ان کے مقابل میں حضور کا پشت پناہ تھا۔

حضور کی بیماری اور کارنامے

مولوی صاحب نے حضور کے سردرد۔ دوران سر کی خواب اور تشنج دل کی بیماری کو بھی پیش کیا ہے مگر مولوی صاحب یہ بتانا نہیں چاہتے کہ اس قسم کی بیماریوں کے باوجود آپ دنیا کے صحت مند سے صحت مند علماء

بڑے بڑے علماء و لیڈران کی شکست

اور لیڈران اقوام کو میدان مقابلہ و مباہلہ میں آنے کے لئے بار بار للکارتے رہتے اور اشتہار پر اشتہار جاری کرتے تھے مگر ان مدعوین کی حالت ایسی تھی کہ گویا ان کو سانپ سونگھ گیا ہے۔ ہسٹیریا اور مراق کا طعنہ دینے والوں کو یاد رہے کہ علمی اور روحانی مقابلوں میں ہمیشہ آپ کا سر بلند رہا۔ براہین احمدیہ کے انعامی چیلنج کو کوئی قبول نہ کر سکا۔

آپ کے ذریعہ غلبہ اسلام کا ظہور

جلسہ مذاہب کے موازنہ و مقابلہ میں آپ کا مضمون اسلامی اصول کی فلاسفی سب کے مضامین پر پیشگوئی کے مطابق غالب رہا۔ اور اس طرح اسلام کے غلبہ بر ادیان باطلہ کی قرآنی پیشگوئی آپ کے اس معجزنما شاہکار کے ذریعہ سے پوری ہوئی۔ اور دشمنان اسلام کو ایسی شکست ہوئی کہ ہمیشہ کے لئے مرعوب ہو گئے اور اس طرح اپنے سکوت سے اسلام کی افضلیت و برتری کو تسلیم کر لیا۔ یہ فتح دیگر جمیع الدماغ علماء اسلام میں سے کسی اور کو کیوں حاصل نہ ہوئی۔ کیا وہ حامیان دین متین نہ تھے۔ کیا معاذ اللہ کے علمبردار

نہ تھے۔ کیا ان کو اپنی روحانیت و قابلیت کا دعویٰ نہ تھا؟ یقیناً تھا مگر اس روگ کا علاج ان کے بس کی بات نہ تھی۔ ان کی ہر آواز طبل تہی کی آواز ثابت ہوئی اور ان کے ڈھول کا پول ہر میدان میں کھل گیا۔

ندوی صاحب کی طرف سے حضور کی ترقی کا اعتراف

مولوی صاحب نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اگرچہ مرزا صاحب نے "اپنی زندگی عسرت و تنگی اور ایک معمولی حیثیت سے شروع کی" لیکن آپ کی دعوت و تحریک نے فروغ پایا اور وہ ایک کثیر التعداد اور مرفہ الحال فرقے کے روحانی پیشوا اور مقتدا ہوئے تو انکو پوری فارغ البالی حاصل ہو گئی"۔

(قادیانیت صفحہ)

حضور کی درویشانہ زندگی

مولوی صاحب کو یہ یاد نہیں رہا کہ حضرت اقدس شروع سے صاحب جائداد تھے۔ چنانچہ آپ نے وہ ساری جائداد خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی تھی اور اسے براہین احمدیہ کے چیلنج کے ساتھ بطور انعام پیش کر دیا تھا۔ اگر آپ چاہتے تو اس جائداد سے اپنی ذات کے لئے ہر قسم کی سہولت پیدا کر سکتے تھے۔ مگر آپ نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ فقیرانہ درویشانہ زمانہ گذارا۔ اگر مولوی صاحب کو آپ کی آسودگی اور مرفہ الحال زندگی پر اعتراض ہے تو کیا حضرت یوسف علیہ السلام کی ابتدائی تکلیف دہ زندگی عسرت، تنگی اور معمولی حیثیت اور قید کی زندگی کے بعد فارغ البالی اور امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ پر بھی اعتراض ہے یا اس کی طرف سے آنکھیں پھیرلی ہیں یا یہ واقعات مولوی صاحب کی نظر سے اوجھل رہے ہیں یا وہ عمداً حق پوشی سے کام لے رہے ہیں۔

بٹالوی کی تباہی اور ندوی صاحب کا اخفاء حق

مولوی صاحب پر افسوس رہے کہ یہ فارغ البالی آپ کو اللہ تعالیٰ کے الہام و پیشگوئی کے مطابق حاصل ہوئی اور اس ترقی نے جہاں آپ کی صداقت و تائید الٰہی کو نمایاں کیا وہاں آپ کے دشمنوں کے سینوں کو بھی چھید کر رکھ دیا۔ ذرا اس کے مقابلہ میں اول المکفرین مولوی محمد حسین بٹالوی کی تکفیر کے وقت کی ابتدائی شاہانہ زندگی اور پھر مرنے کے وقت اور بعد کی ذلیل زندگی کا بھی حال لکھ دیا ہوتا جو انی مہین من اراد اھانتک کی مصداق تھی۔ تو لوگوں کو ندوی صاحب کی دیانتداری کا بھی علم ہو جاتا اور پتہ

لگ جاتا کہ آپ نیک نیتی سے حالات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ مگر مولوی صاحب بھلا اس کا ذکر کیوں کرتے جبکہ ان کا منشا عداوت حق ہے۔

حضور کی مبشر شادی و علاج

مولوی ندوی صاحب نے حضرت اقدس کی شادی اور اولاد کا تو ذکر کیا ہے مگر اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ یہ دوسری شادی اور مبشر اولاد بے ان میں سے ہر ایک کی پیدائش خدا تعالیٰ کے الہام و بشارت کے نتیجہ میں ہوئی اس کے مقابلہ میں عبدالحق غزنوی کے اولاد نہ ہونے کی پیشگوئی کس شان سے پوری پوری ہوئی اگر مولوی صاحب ان باتوں کا ذکر کر دیتے تو ان کا پلے کیا رہ جاتا۔

ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

حضرت اقدس نے اپنے بیٹے مصلح موعود جس نے عمر پانے والا ہونا تھا اور دنیا کے کناروں تک شہرت حاصل کرنی تھی کے متعلق اعلان کیا کہ ایسا لڑکا ۹ سال کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو یا بدیر۔ چنانچہ وہ لڑکا اس میعاد کے اندر پیدا ہوا۔ مولوی عبدالحق صاحب کو مخاطب کر کے اعلان فرمایا تھا کہ وہ نہیں مرے گا جب

تک ہمارے چوتھے لڑکے کی پیدائش کی خبر نہ سن لے اور اسے یہ خبر دی تھی کہ اگرچہ اس نے اپنے بھائی کی بیوہ پر تسلط حاصل کر لیا ہے مگر اس کے ہاں کوئی مرا ہوا بچہ بھی پیدا نہ ہوگا۔ اگر کوئی مرا ہوا بچہ بھی پیدا ہو جائے تو ہم جھوٹے ہیں۔ پھر یہ پیشگوئیاں اطلاع کے مطابق پوری ہوئیں اور دشمنوں کے منہ کالے ہوئے اور وہ کسی کو بھی اپنی صورت دکھانے کے قابل نہ رہے۔ اور نہ ہی حق کو قبول کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔

ندوی صاحب نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو علماء اسلام نے ان کی تردید و مخالفت شروع کی۔ حالانکہ اس سے قبل وہ لکھ چکے ہیں کہ دعوے کے بعد لوگوں نے حالات کی سازگاری کی وجہ سے ان کی طرف توجہ کی اور ان کی باتوں سے متاثر ہوئے لوگ پہلے ہی سے ایسے مدعی کے منتظر تھے۔ خیر انہوں نے یہ تو تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت اقدس کی مخالفت ہوئی۔ اور وہ بھی علماء اسلام کی طرف سے۔

(باقی)

دورہ مکرم مولوی سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید

انجمن احمدیہ قادیان

جماعتہائے احمدیہ بمبئی۔ آندھرا، میسور، کیرالہ و مدراس سٹیٹ

مکرم مولوی سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید بمبئی۔ آندھرا، میسور، کیرالہ و مدراس سٹیٹ کی جماعتوں میں وقف جدید کے چندہ کی وصولی و وعدہ جات میں اضافہ کی غرض سے ۵ ظہور (اگست) کو دورہ شروع کر رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ اپنا تعاون پیش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ہر جماعت میں پہلے وہ بذریعہ خط تاریخ آمد سے مطلع کرتے رہیں گے۔ انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت

بتاریخ ۲۵ ظہور (اگست) ہوگا

قبل ازیں اخبار بدر میں ناصرات الاحمدیہ کے امتحان کا اعلان شائع کیا گیا تھا اور تمام لجنات کو بھی اس کی اطلاع بار بار بھجواتے ہوئے یہ لکھا گیا تھا کہ وہ اپنی اپنی ناصرات کی تعداد بھجوا دیں لیکن ابھی تک سوائے ایک یا دو لجنات کے کسی کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ناصرات کے امتحان کی کوئی تیاری نہیں۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہم نے امتحان کی تاریخ آگے بڑھا دینی مناسب سمجھی ہے۔ اب بجائے ۲۸ وفا کے امتحان انشاء اللہ ۲۵ ظہور (اگست) کو ہوگا۔ تمام لجنات کو اس اعلان کے ذریعہ متوجہ کیا جاتا ہے کہ اپنی اپنی ناصرات کو اچھی طرح تیاری کروائیں اور کوئی بچی ایسی نہ رہے جو امتحان میں شامل نہ ہو۔

امید ہے کہ ممبرات و عہدیداران جلد مرکز کو اس بارہ میں اطلاع دیں گی امتحان کا نصاب درج ذیل ہے۔

(۱) بڑا گروپ۔ تاریخ احمدیت دوسرا حصہ پارہ آلم یقول تا ۱۶ بازجمہ (۲) چھوٹا گروپ اسلام کی پہلی کتاب

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

درخواست دعا۔ خاکسار بی ایس سی فائنل کا دوبارہ امتحان دینے والا ہے مبلغ ۵/- روپیہ اعانت بدر کی غرض سے ارسال کرتے ہوئے جملہ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے امتحان میں نمایاں کامیابی کی غرض سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید حنیف احمد بھنیشور۔ اڑیسہ۔

مغرب کی اباحتی زندگی اور معصیت نواز معاشرہ

بقیہ صفحہ اوّل

۱۹۵۰ء میں جتنے حرامی بچے پیدا ہوئے تھے یہ تعداد ان کی تعداد سے تین گنا زیادہ ہے پھر ان میں سے چالیس فی صد بچے ایسی ماؤں کے ہاں پیدا ہوئے جو ابھی نوعمر تھیں "حرامی بچوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ کے ساتھ ساتھ قوم کی انتہائی گری ہوئی اخلاقی حالت کا ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ گزشتہ کئی سال سے امراض خبیثہ میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد بھی تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ ۱۹۶۵ء میں ۲۳۰۰ نئے اشخاص آتشک جیسے متعدی مرض میں مبتلا ہوئے گویا ۱۹۶۴ء کے مقابلہ میں اس سال نئے مریضوں میں ایک ہزار کا اضافہ ہوا۔ پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ متعدی قسم کے امراض خبیثہ چھوٹی عمر کے نوجوانوں میں بڑی ہی تیز رفتاری سے پھیلتے جا رہے ہیں۔"

(انگھابنیش ٹائمز ۱۴ر مئی ۱۹۶۸ء)

مغربی معاشرہ کی یہی وہ اندوہناک صورت حال ہے جس پر فلورنس کریٹنٹن ایسوسی ایشن آف امریکہ کی ایک ایگزیکیو ڈائرکٹر میری لوئی ایلن نے امریکہ کے مشہور ماہوار رسالہ "میک کالز" کے نومبر ۱۹۶۳ء کے شمارہ میں اسی نوعیت کا ایک مضمون سپرد قلم کرتے ہوئے اسے ان الفاظ سے شروع کیا تھا

"ہم سب امریکی والدین اور امریکی بچے ایک زلزلہ انگیز دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہماری یہ دنیا (قومی جذبہ) کے لحاظ سے اندرونی طور پر تو باہم اتحاد و یگانگت کی آئینہ دار ہے لیکن بیرونی طور پر ایک بہت وسیع تباہی و بربادی اس کے سر پر منڈلا رہی ہے۔"

اگر دیکھا جائے تو مغربی معاشرہ میں رونما ہونے والے اس ہولناک فساد کی اصل جڑ کفارہ کا وہ عقیدہ ہے جس پر مغربی تہذیب کی بنیاد ہے۔ مروجہ عیسائیت ہی اس صورت حال کو پیدا کرنے کی ذمہ دار ہے جس نے الوہیت مسیح اور کفارہ جیسے باطل عقاید کو رواج دے کر وہاں عوام کو یہ باور کرایا کہ مسیح نے ہمارے تمام گناہ اٹھا لئے ہیں اور صلیب پر جان دے کر ہمارے اگلے اور پچھلے سب گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے۔ اور یہ کہ نجات اعمال پر نہیں بلکہ کفارہ کو درست تسلیم کرنے پر موقوف ہے۔ جب کفارہ کو برحق تسلیم کر لیا گیا تو پھر لوگ نیک اعمال کیوں بجا لائیں۔ اور کیوں نہ بے راہ روی کے طریقوں پر گامزن ہو کر سراسر اباحتی زندگی اختیار کریں

اسی لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے قریباً ستر سال قبل مغربی تہذیب کی تباہ کاریوں سے آگاہ فرماتے ہوئے اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے فساد کی اصل جڑ کی بھی نشان دہی فرمادی تھی۔ چنانچہ ۱۹ر جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ نے اپنی مجلس میں عیسائیوں کے فتنہ کو ام الفتن قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

"اگر کوئی یہ کہے کہ کفارہ پر ایمان لانے سے انسان گناہ کی زندگی سے نجات پا سکتا ہے اور گناہ کی قوت اس میں نہیں رہتی تو یہ ایک ایسی بات ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اس لئے کہ یہ اصول ہی اپنی جڑ میں گناہ رکھتا ہے۔ گناہ سے بچنے کی قوت پیدا ہوتی ہے مواخذۂ الٰہی کے خوف سے۔ لیکن مواخذہ کا خوف کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ یہ مان لیا جاوے کہ ہمارے گناہ یسوع نے اٹھا لئے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ایسے اصول کا انسان کبھی متقی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ہر ایک کام کو جس کی بنا تقویٰ کے اصولوں پر ہو، ضروری نہ سمجھے گا۔ یہ خوب یاد رکھو کہ پاک باطنی ہمیشہ اصولوں سے ہی شروع ہوتی ہے۔ ورنہ ؎ خبث نفس نہ گردد بسالہا معلوم

پھر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کفارہ کا مسئلہ ماننے والوں نے پاک باطنی کی عملی نظیر کیا قائم کی ہے؟ یورپ کی بداعمالیاں سب کو معلوم ہیں۔ شراب جو ام الخبائث ہے اس کی یورپ میں اس قدر کثرت ہے کہ اس کی نظیر کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی۔ ...

... جس حالت میں ان کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہر ایک گناہ کی معافی کا سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے اور جس قدر گناہ کوئی کرے معاف ہیں تو اب سوچ کر عیسائی ہم کو جواب دیں کہ اس کا اثر کیا پڑے گا۔ ....

اس اصول (کفّارہ) کا اثر درحقیقت بہت برا پڑتا ہے اگر یہ اصول نہ ہوتا تو یورپ کے ملکوں میں اس کثرت سے فسق و فجور نہ ہوتا اور اس طرح پر بدکاری کا سیلاب نہ آتا، جیسے اب آیا ہوا ہے۔ لنڈن اور پیرس کے ہوٹلوں اور پارکوں میں جا کر دیکھو کیا ہو رہا ہے۔ اور ان لوگوں سے پوچھو جو وہاں سے آتے ہیں۔ آئے دن اخبارات میں ان بچوں کی فہرستیں جن کی ولادت ناجائز ولادت ہوتی ہے شائع ہوتی ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۷۶ تا ۱۷۷)

کفارہ کے نتیجہ میں مغرب میں اباحتی زندگی پر مشتمل جس تہذیب نے جنم لیا اسے شروع شروع میں فخر کے طور پر کرسچین سویلیزیشن ہی کہا جاتا تھا لیکن بعد میں اسے ویسٹرن سویلیزیشن (یعنی مغربی تہذیب) کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ مغرب کے سیاسی تفوق اور اس کی مادی ترقی کی وجہ سے ابتداءً اخلاقی بگاڑ کو کوئی اہمیت نہ دی گئی اور اہل مغرب اپنی تہذیب کے راگ الاپتے رہے۔ لیکن اب قریباً ایک صدی گزرنے کے بعد جب اس اخلاقی بگاڑ نے ہولناک صورت اختیار کی ہے تو ہر طرف سے واویلا ہونا شروع ہو گیا ہے آج سے ۶۳ سال قبل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی مجلس میں جب مغربی تہذیب کا ذکر آیا تو آپ نے اس تہذیب کے تحت پروان چڑھنے والی اباحتی زندگی پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس تہذیب کی تباہی اور اس کی جگہ سچی اور حقیقی اسلامی تہذیب کے قیام کی پیشگوئی فرمائی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام ۱۱ر اگست ۱۹۰۵ء کو نماز عشاء سے قبل مسجد میں اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے اور انہیں علوم و معارف سے بہرہ ور فرما رہے تھے ایک صاحب نے گفتگو کے دوران تہذیب کا ذکر چھیڑ دیا۔ اس پر آپ کے ایک مخلص اور فدائی صحابی حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مسٹر بیک نامی ایک انگریز نے علیگڈھ کالج کے طلباء کے سامنے لیکچر دیا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر تم راستہ میں چلو تو چاہیئے کہ لیڈی تمہارے دائیں طرف ہو۔ اور اگر راستہ میں سڑک کے ساتھ کوئی تار وغیرہ کھنچا ہوا ہو تو اس کو پاؤں سے دبا کر لیڈی کو آرام سے گزرنے دو۔ دعوت میں کھانا کھاؤ تو اپنی بیوی کے ساتھ نہ کھاؤ بلکہ تمہاری بیوی کسی اور کے ساتھ کھائے اور تم کسی غیر کی بیوی کے ساتھ کھاؤ جب حضرت مفتی صاحب اپنی بات ختم کر چکے تو آپ نے مغربی تہذیب اور اس کی اباحتی زندگی پر بڑے ہی پر اثر انداز میں روشنی ڈال کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ تہذیب مٹا دی جائے گی اور اس کی جگہ ارادۂ الٰہی کے عین مطابق اسلامی تہذیب جو صحیح معنوں میں تہذیب کہلانے کی مستحق ہے قائم کی جائے گی۔ آپ نے فرمایا اس وقت یہ بات دنیا کی نگاہ میں کتنی ہی عجیب کیوں نہ معلوم ہو لیکن یہ ارادۂ الٰہی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت خدائی ارادے کے بروئے کار آنے اور اس کے پورا ہونے میں روک نہیں بن سکتی ایسا ہوگا اور ہو کر رہے گا یعنی یہ کہ اسلامی تہذیب دنیا میں غالب آکر رہے گی۔ آپ نے فرمایا:-

"تہذیب بھی ان کا اپنا بنایا ہوا ایک لفظ ہے جس کے معنے ان کی اصطلاح میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ رسموں کو توہین سے دیکھے اور دنیا پرستی اور دہریہ پن کی طرف جھک جائے ان لوگوں کے نزدیک تہذیب اس کا نام ہے کہ انسان دنیا کا کیڑا بن جاوے۔ خدا تعالیٰ کو بھول جاوے اور ظاہری اسباب کی پرستش میں گم ہو جاوے۔ ان کی نگاہ میں دنیا کے جوڑ توڑ، ہر قسم کے مکر و فریب کا نام تہذیب ہے۔ چند بیہودہ رسوم و عادات کا نام جو اخلاق سے گری ہوئی ہیں، تہذیب رکھتے ہیں اور خدائی رسوم و آداب کی توہین اور استخفاف کرتے ہیں۔ حالانکہ ان رسوم و عادات کے نتائج اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں جن سے سوسائٹی میں امن، اخلاق اور نیک اعمال پیدا ہوتے ہیں۔ یہ اپنی رسوم و عادات کو جن کے نتائج بد ہیں پسندیدہ سمجھتے ہیں۔ یہ دنیا کے کیڑے ہیں اباحت سے ملی ہوئی چیز کا نام تہذیب قرار دیتے ہیں۔ یہ تہذیب ان کو ہی مبارک ہو۔ اور انہی کے نصیب رہے ہم اس کو لینا نہیں چاہتے۔

سماوی تہذیب تو اور ہے جس میں ایمان، تقویٰ، دیانت، صلاحیت اور نیک کرداری شامل ہے قرآن شریف نے ہی سچی تہذیب دنیا کو سکھلائی ہے یہ تہذیب وہ ہے جس سے انسانیت آتی ہے اور انسان اور حیوان کے

درخواست دعا:- خاکسار پر ایک مقدمہ چل رہا ہے جس کا فیصلہ غالباً اگلے ماہ ہونے والا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اس مقدمہ میں کامیاب عطا کرے اور میری دوسری پریشانی کو اپنے فضل سے دور فرمائے آمین
خاکسار عبد الحمید شریف احمدی از ساگر۔ ضلع شیموگہ۔

درمیان مابہ الامتیاز حاصل ہوتا ہے اور سچے اور جھوٹے مذاہب کے درمیان مابہ الامتیاز عطا ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک تہذیب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ ہو جائے اور اس کی عظمت اور ہیبت دل میں بیٹھ جائے اور دل کو سچی پاکیزگی حاصل ہو جائے۔ اگر یہ تہذیب کسی کو نہیں ملی تو اسے تہذیب سے کوئی حصہ ہی نہیں ملا۔ اسلام نے وحشیوں کو حقیقی انسانیت تک پہنچایا۔ ان کے اندر توحید کی روح پھونک دی مگر انجیل کی تعلیم نے صرف یہ سکھایا کہ ایک انسان کو خدا بنانے کے لئے رغبت دی اور شراب اور سؤر کھلایا۔ اور خدا تعالیٰ کی سچی عبادت سے آزاد کر کے اباحت کا دروازہ کھولا۔

پس چونکہ عیسائی مخلوق پرستی اور آزادی کے عادی ہو گئے ہیں اس لئے نہیں چاہتے کہ سچا دین زمین پر پھیلے۔ مگر خدا تعالیٰ کے ارادے کو کون پلٹ سکتا ہے۔ ان لوگوں کی لڑائی ارادۂ الٰہی کے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس تہذیب کے پھیلنے کا ارادہ فرمایا ہے اسے اب کوئی روک نہیں سکتا جیسے کوئی بڑا بھاری سیلاب آتا ہے تو اس کے آگے کوئی بند نہیں لگا سکتا۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اس سیلاب سے بھی بڑھ کر زبردست ہے۔ کون ہے جو اس کے آگے بند لگائے خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دنیا میں سچی تہذیب اور روحانیت پھیلے اور یہ اس کے بالمقابل عیسائیت کے گندے خیالات پھیلانا چاہتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ سے ان کی لڑائی ہے معلوم ہو جائے گا کہ اس کا انجام کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ وہی خدا ہے جس نے زمین و آسمان بنایا ہے وہ چاہے تو نئے سرے سے اس زمین و آسمان کو بنا سکتا ہے۔ عرب کی پہلی حالت کہ وہ کس گند میں پڑے ہوئے تھے۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے تھے۔ دیکھ کر اور پھر ان کی پچھلی حالت اسلامی دیکھ کر تسلی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ساری دنیا پر اثر ڈالنا اور ان کو اباحت کے گندے خیالات سے نکال کر اسلام کا پاک جامہ پہنانا انسانی کام نہیں ہے اب یہ اسی کا کام ہے کہ وہ دنیا پر اثر ڈال دے"

(مرتبہ از بحوالہ الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ۷ صفحات ۲۲۷ تا ۲۲۹)

مغربی تہذیب کے انجام کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ان واضح اور غیر مبہم ارشادات سے صاف عیاں ہے کہ آپؑ نے آج سے ستر سال قبل جبکہ مغربی تہذیب اپنے عروج پر تھی اور سیاسی تفوّق اور مادی ترقی کے بل پر ساری دنیا پر چھائی ہوئی تھی اور مشرق کی محکوم اقوام اس کی تقلید کو ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہوئے اسے اپنانے کی طرف مائل ہوتی جارہی تھیں۔ اس تہذیب کے مٹنے اور ارادۂ الٰہی کے مطابق دنیا بھر میں اسلام کی سچی اور حقیقی تہذیب کے غالب آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ آپؑ نے فرمایا تھا کہ مغربی تہذیب کے زیر اثر وہاں پروان چڑھنے والی اباحتی زندگی کا انجام بجز تباہی کے اور کچھ نہیں ہے۔ یہ تہذیب مٹے گی۔ اور ضرور مٹے گی۔ اس کی جگہ اسلامی تہذیب کو رائج کرنے کا ارادۂ الٰہی سیل عظیم کی صورت میں آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اور کسی میں یہ تاب نہ ہوگی کہ وہ اس کے آگے کوئی بند باندھ سکے۔ خدا کا ارادہ پورا ہو کر رہے گا اور وہ یہی ہے کہ مغربی تہذیب مٹا دی جائے گی۔ اور اس کی بجائے دنیا کے کونہ کونہ میں اسلامی تہذیب کو ہی غلبہ حاصل ہوگا اور یہ بظاہر انہونی بات خدائے قادر و توانا کے ارادہ سے ظہور میں آئے گی۔ نہ کہ کسی انسانی تدبیر سے۔

اس مہتم بالشان پیشگوئی پر ستر سال گزرنے کے بعد اس کے پورا ہونے کے آثار بڑی آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ مغربی تہذیب کے زیر اثر پروان چڑھنے والی اباحتی زندگی کی بدولت اہل مغرب اخلاقی اعتبار سے جس قعرِ مذلت میں جا گرے ہیں۔ اسے دیکھ دیکھ کر انہیں اپنے سروں پر ایک ہولناک تباہی منڈلاتی ہوئی نظر آرہی ہے اور ان کے سمجھدار طبقے میں یہ احساس دن بدن یقین کی صورت اختیار کرتا جارہا ہے کہ ان کا اپنا حشر بھی قوم لوط کی بستیوں سدوم اور عمورہ کے حشر سے قطعاً "مختلف نہیں ہوگا اس پر امریکہ کے مشہور عیسائی منّاد ڈاکٹر بلی گراہم کی بیوی (مسز بلی گراہم) کا یہ قول گواہ ہے کہ اگر آج ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے خدا نے ہم پر گرفت نہ کی تو پھر اسے سدوم اور عمورہ کی بستیوں سے معذرت کرنی پڑے گی جنہیں اس نے ایسی ہی بداعمالیوں کے نتیجہ میں تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا حوم

حوم (حوالہ کے لئے دیکھیں ہفت روزہ بدر ۲۳ مئی ۱۹۶۳ء صا) اُدھر وہ مشرقی اقوام جو پہلے مغربی تہذیب کی اندھی تقلید کو ہی اپنی ترقی کا واحد ذریعہ سمجھتی تھیں وہ بھی اس تہذیب کی ہلاکت آفرینیوں اور اس کے نظر آنے والے انجام سے خوفزدہ ہو کر اس سے کنارہ کش ہونے کی طرف مائل ہوتی جارہی ہیں جب پیشگوئی کا یہ حصہ محیّر العقول طور پر منصۂ شہود پر آنا شروع ہو گیا ہے۔ تو یہ باور نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ پیشگوئی کا دوسرا حصہ بھی جو مغربی تہذیب کے بالکل مٹنے اور اس کی جگہ حقیقی اسلامی تہذیب کے غالب آنے کے متعلق ہے ضرور پورا ہوگا

فی زمانہ مغربی اقوام کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی اس امر کی آئینہ دار ہے کہ خدائی تصرفات کے ماتحت مغربی تہذیب کے مٹنے اور اسلامی تہذیب کے غالب آنے کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ یہ راہ رفتہ رفتہ برابر ہموار ہوتی چلی جائے گی یہاں تک کہ اسلام پوری دنیا میں غالب آکر مغربی تہذیب کے خفیف سے خفیف آثار کو بھی مٹا کر رکھ دے گا۔ اس وقت دنیا کے لئے دلی بصیرت کے ساتھ اس صداقت کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہ ہوگا کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

❖ ❖ ❖

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بابرکت تقریب

مختلف مقامات پر عقیدت مندانہ جلسے

جماعت احمدیہ مدراس

جماعتِ احمدیہ مدراس کے زیرِ انتظام مورخہ ۲۵ر احسان ۱۳۴۲ہش (۲۵ جون) بمقام سیلاپور مکرم مرزا عزیز بیگ صاحب کی صدارت میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر محترم نے مختصر طور پر سامعین سے خطاب کیا اور جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی

ازاں بعد خاکسار نے اپنی ابتدائی تقریر میں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے دو اہم پہلوؤں یعنی عشقِ الٰہی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے بارے میں بالوضاحت روشنی ڈالی اور آخر میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ کے بروزِ کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔

بعدہٗ مکرم ز۔ کے۔ ایس محی الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے تامل زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور آپ کے اخلاقِ فاضلہ بیان کئے۔

آخری تقریر مولانا شریف احمد صاحب امینی نے کی۔ آپ نے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کی تشریح کرتے ہوئے آپ کے بے پناہ جذبۂ ترحم اور شفقت علیٰ خلق اللہ کو بیان کیا۔ خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس

جماعتِ احمدیہ یادگیر

۲۸ر احسان کو بعد نماز جمعہ و عصر زیرِ صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ عزیز منصور احمد صاحب نے سیرت طیبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، عزیز محمد انعام غوری نے آنحضرت صلعم کا غیر مسلموں سے سلوک اور مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات و قربانیاں کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ عزیز حمید احمد غوری نے ایک نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا بعد دعا اجلاس ختم ہوا

خاکسار محمد رفعت اللہ غوری قائد خدام الاحمدیہ یادگیر

جماعتِ احمدیہ سونگڑہ

مورخہ ۱۱ر احسان ۱۳۴۲ہش کو بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت مکرم سید محمد احمد صاحب امیر جماعت سونگڑہ جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد عزیزم سید بشیر احمد صاحب بی ایس سی نے "رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی زندگی" اور عزیزم رفیق الدین احمد صاحب نے "رحمۃ للعالمین" کے عنوانات پر تقاریر کیں بعد ازاں مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب اے سی ایس او۔ مکرم سید غلام مہدی صاحب ناصر مکرم مولوی سید بشیر الدین صاحب فاضل اور خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی

بعد دعا یہ بابرکت تقریب بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

خاکسار سید فضل عمر کٹکی مبلغ

❖ ❖ ❖

احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد کی تعمیر نو سے متعلق

ایک دردمندانہ اپیل!

از مکرم علی محمد اللہ دین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سکندرآباد

محترم ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد کی تعمیر نو کے سلسلہ میں اخبار بدر مجریہ ۲۷ احسان ۱۳۴۷ ہش کی اشاعت میں جو تحریک شائع ہوئی اُسے پڑھ کر از حد دلی مسرت ہوئی۔ یہ عمارت جود الاحترام حضرت بھائی عبد اللہ الہ دین صاحب رض کے اخلاص و ایثار کی ایک زندہ اور تاریخی یادگار ہے کا ایک حصہ منہدم ہو جانے کی وجہ سے جو جماعتی نقصان ہوا اُس سے طبیعت اب تک ملول اور افسردہ تھی۔ مگر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اُس کی تعمیر نو کی بابرکت تحریک سُن کر دل میں ایک روحانی مسرت اور بالیدگی پیدا ہوئی۔

خدا تعالیٰ اپنی قدیمی سنت کے مطابق مذہبی افراد اور جماعتوں کو مختلف قسم کی آزمائشوں اور ابتلاؤں میں ڈال کر یہ امتحان لیا کرتا ہے کہ آیا اُن کے بندے اسکی راہ میں بے لوث قربانی و ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں یا اُس کی ناشکر گذاری کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے احمدیہ جوبلی ہال کے ایک حصے کا منہدم ہو جانا اور اس کی دوبارہ تعمیر کا مسئلہ پیش آنا بھی ہمارے لئے ایک امتحان کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے ہمیں خلافت جیسی نعمت غیر مترقبہ سے نوازا اور "ید اللہ فوق الجماعۃ" کا شرف بخشا جبکہ تمام دوسرے مسلمان ... انعام الٰہی سے قطعی طور پر محروم اور اوراق منتشرہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو جماعت ایک ہاتھ پر جمع ہو کر "الامام جُنّۃ یقاتل من ورائہ" کے تحت امام وقت کی قیادت میں حق و باطل کے معرکہ میں صف آرا ہو وہ ہمیشہ ہی کامیاب و کامران ہوا کرتی ہے۔ اس اعتبار سے ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم اس ابتلاء و آزمائش کے وقت میں بھی نمایاں طور پر کامیاب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اُسی قربانی اور ایثار کا قابل تقلید نمونہ پیش کریں گے جو ہمارے اسلاف دکھا چکے ہیں۔ انشاء اللہ۔

جیسا کہ احباب کو علم ہو گا کہ حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک اصولی ارشاد کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ اس عمارت کو از سر نو سہ منزلہ صورت میں تعمیر کیا جائے اور اس کی تعمیر کے سلسلہ میں ہونے والے اخراجات کا نصف حصہ (تخمیناً ۵۰ ہزار روپے) کی ذمہ داری حیدرآباد سکندرآباد یادگیر چنتہ کنٹہ اور دیگر ملحقہ جماعتوں کے احباب پر ڈالی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان جماعتوں کے احباب بالخصوص صاحب حیثیت مخیر دوست توجہ فرمائیں تو سیدنا حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں مطلوبہ رقم کا انتظام بآسانی ہو سکتا ہے اور یہ جماعتی و تاریخی مرکزی عمارت جس سے ہمارے علاقہ کی جماعتیں ایک لمبے عرصہ سے فائدہ اٹھاتی رہی ہیں کی تعمیر نو کا کام بآسانی سرانجام پا سکیگا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو مستحضر رکھتے ہوئے اپنے اندر ایک نیا عزم اور جوش پیدا کریں۔ اور قربانی و ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں۔ نیز احمدیہ جوبلی ہال کی تعمیر نو کے سلسلہ میں حضور کی توقعات کو پورا کر کے اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دیں کہ ہم درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنوبی ہند کی جماعتوں کے متعلق ایک موقعہ پر جو ارشاد فرمایا تھا وہ احباب جماعت جنوبی ہند کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ:-

> "جنوبی ہند احمدیت میں خاص مقام رکھتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اب جبکہ موجودہ تغیرات میں شمالی ہند کی جماعت کمزور ہو گئی ہے جنوبی ہند اپنے کھوئے ہوئے مقام کو پھر حاصل کرے گا اور پھر آسمانی فوج میں ان کے رہنے ہوئے در جوق شامل ہونگے۔ دو لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں اسلام کا جھنڈا اونچا رکھنے کیلئے آگے آئیں گے۔ اور نہ صرف جنوبی ہند میں اسلام کی جڑیں مضبوط کریں گے بلکہ شمالی ہند کا کھویا ہوا وقار بھی واپس لائیں گے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور رض کے اس بیش قیمت ارشاد کو صحیح معنوں میں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ان خوبیوں سے نوازے جو اس کی نظر میں محبوب ہیں۔ آمین ثم آمین۔

مالی دورہ جماعتہائے احمدیہ جموں و پونچھ

مکرم ناظر صاحب بیت المال مع انسپکٹر صاحب بیت المال مندرجہ ذیل جماعتوں کا مالی دورہ نیچے درج شدہ پروگرام کے مطابق کر رہے ہیں۔ جملہ احباب جماعت اور عہدہ داران سے توقع ہے کہ وہ اس دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعاون کریں گے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	قادیان	-	-	۲-۸-۶۸	
۲	جموں	۳-۸-۶۸	۱	۴-۸-۶۸	
۳	بھدرواہ	۴-۸-۶۸	۳	۸-۸-۶۸	
۴	پونچھ و شنیدرہ	۹-۸-۶۸	۲	۱۲-۸-۶۸	
۴	سلواہ مع ساہی پٹھانہ تیر	۱۲-۸-۶۸	۳	۱۶-۸-۶۸	
۵	چارکوٹ کالابن	۱۶-۸-۶۸	۳	۲۰-۸-۶۸	اس کے آگے جماعتہائے احمدیہ کشمیر کے دورہ کا پروگرام کا اعلان نظارت بیت المال کی طرف سے بعد میں کیا جائے گا
۶	بڈھالون	۲۰-۸-۶۸	۱	۲۲-۸-۶۸	
۷	جموں	۲۴-۸-۶۸	-	-	

ضروری اعلان

جملہ امراء صاحبان و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیوشن نمبر ۱۴۱ مجموعہ ... فرمایا ہے کہ ہندوستان کی جملہ پراونشل انجمنوں کے انتخابات کی کارروائی کو ملتوی کر دیا جائے اور مقامی انجمنوں کے صدر صاحبان کو لکھا جائے کہ وہ اپنی مجلس عاملہ میں ... اُن کی رائے دریافت کریں کہ کیا سابقہ سالوں میں ان کے نزدیک صوبائی نظام جماعتی تنظیم کے لحاظ سے مؤثر اور مفید رہا ہے اور آئندہ ان کے نزدیک ... جانا چاہیئے یا نہیں؟

اسی طرح جن صوبوں میں صوبائی نظام نہ ہو ان سے دریافت کر لیا جائے کہ ان کے نزدیک اگر ان میں صوبائی نظام قائم کیا جائے تو کیا جماعتی کام بہتر رنگ میں سرانجام پا سکتے ہیں؟

مندرجہ بالا اعلان کی روشنی میں جملہ امراء صاحبان و صدر صاحبان جماعت ہائے ہندوستان اپنی اپنی جماعتوں کی مجلس عاملہ میں اس کو پیش کر کے رپورٹ بھجوا دیں تا اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں رپورٹ پیش کر کے اس بارہ میں منظوری حاصل کی جا سکے۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

ناظر اعلیٰ قادیان

خبریں

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا کہ بھارت نے روس کو صاف اور غیر مبہم الفاظ میں مطلع کر دیا ہے کہ پاکستان کو ہتھیار سپلائی کرنے کے فیصلہ سے بھارت اور پاکستان میں کشیدگی بڑھے گی۔ اور بھارت پر دفاعی اخراجات کا بوجھ اور بھی بڑھ جائے گا۔ شریمتی اندرا نے یہ بیان کچھ ممبروں کی پیش کردہ توجہ دلاؤ تحریک کا جواب دیتے ہوئے دیا۔ یہ بیان تحریری تھا۔ اس دوران اپوزیشن کے کچھ ممبروں نے شیم شیم کے آوازے کسے۔ شریمتی اندرا نے کہا میں نے وزیر اعظم روس مسٹر کوسی گن کو مطلع کر دیا ہے کہ روس کے اس فیصلہ سے پاکستان کا رویہ اور بھی سخت اور ناواجب ہو جائے گا۔ فی الحقیقت پاکستانی لیڈروں کے حالیہ بیانات سے اس بات کا ثبوت بھی مل جاتا ہے کہ ان کا رویہ پہلے سے بھی سخت ہو گیا ہے۔ آپ نے قوم سے اپیل کی کہ وہ اس صورت حال کا سامنا کٹھن سے دل و دماغ سے اور باقاعدہ طریقہ سے کریں۔ آپ نے اعلان کیا کہ جب تک کہ سلامتی اور ... کا ... سب سے بڑا فریضہ ہو گا۔ آپ نے کہا کہ روس ... کو مطلع کیا ہے کہ وہ کوئی ایسی کارروائی نہ کرے جس سے بھارت کے ساتھ اس کی دوستی کو ضعف پہنچتا ہو۔ یا بھارت کے مفاد کو نقصان پہنچتا ہو۔ انہوں نے پاکستان کے حکام کو بھی مطلع کر دیا ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ نئے سمجھوتوں کے پابند رہیں گے۔ اور تمام وعدے پورے کریں گے۔ شریمتی اندرا نے کہا کہ ہم روس کی نیت اور خلوص اور اس کے مقصد پر شک نہیں کرتے۔ لیکن ہمیں تشویش ہے کہ پاکستان کو ہتھیاروں کی سپلائی برصغیر ہند و پاکستان میں امن اور استحکام کو بڑھاوا نہیں دے گا۔

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ نائب پردھان منتری شری مرار جی ڈیسائی نے آج لوک سبھا میں کہا کہ بھارت نے روس کو واضح طور پر بتا دیا ہے کہ پاکستان کو ہتھیاروں کی سپلائی سے بھارت کے مفاد کو نقصان پہنچے گا۔ لیکن ہمیں کوئی ایسی کارروائی نہ کرنی چاہئے جس سے کسی کے ساتھ ہمارے تعلقات کو ضعف پہنچے۔ آپ نے کہا کہ روس کے اقدام پر اظہار تشویش کے ریزولیوشن سے ہمیں کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔ روس کا یہ فیصلہ صرف اس کی پالیسی میں تبدیلی کا مظہر ہے۔

نئی دہلی ۲۲ جولائی آج لوک سبھا میں سوتنتر پارٹی کے ممبر شری پیلو مودی نے پاکستان کو روسی ہتھیاروں کی سپلائی کے متعلق تحریک التوا پیش کی جس میں مانگ کی گئی تھی کہ لوک سبھا دیگر کارروائی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس مسئلہ پر بحث کرے۔ تحریک پر تقریر کرتے ہوئے شری پیلو مودی نے کہا کہ روس پاکستان کو اس لئے ہتھیار دے رہا ہے تاکہ وہ بھارت کو بلیک میل کر کے اسے روس پر زیادہ سے زیادہ انحصار رکھنے پر مجبور کر سکے۔ روس کا خیال یہ ہے کہ جب پاکستان روس سے کچھ ہتھیار خریدے گا تو بھارت روس سے استدعا کرے گا کہ روس اس کا دفاعی نظام مضبوط بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ ہتھیار فروخت کرے آپ نے کہا کہ پاکستان کو روسی ہتھیاروں کی سپلائی تمام معاملوں میں روس پر انحصار رکھنے کی بھارت کی پالیسی کا لازمی نتیجہ ہے۔ آپ نے اس بات پر کڑی نکتہ چینی کی کہ بھارت کی اقتصادیات کو روسی اقتصادیات کا دُم چھلا بنا دیا گیا ہے۔ شری مودی کی تحریک میں کہا گیا تھا کہ بھارت سرکار کی خارجہ پالیسی سراسر ناکام رہی ہے۔ اور اس کا یہ فیصلہ اس کا بین ثبوت ہے۔ آپ نے ۲۲

موم۔ کہا کہ اس بارے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہا۔ کہ روس خلیج فارس کے خطہ میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانا چاہتا ہے۔

گوہاٹی ۲۲ جولائی ناگالینڈ کے وزیر خصوصی ... شری ہو کی شیس نے آج یہاں بتایا کہ ناگالینڈ سرکار نے جنگ بندی زبردستی لاگو کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جو باغی جنگ بندی کی خلاف ورزی میں چین سے ہتھیار لا رہے ہیں۔ فوج کو اُن کے ساتھ نپٹنے کے لئے فوری اختیارات دیئے گئے ہیں۔

کلکتہ میں جلسہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴ ماہ وفا ۱۳۴۷ ہش کو صبح ۹½ بجے مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ اس جلسہ میں مکرم صلاح الدین صاحب بہاری۔ مکرم مسعود احمد صاحب کٹکی۔ مکرم منیر احمد صاحب بانی۔ مکرم محمد حنیف صاحب مالا باری اور مکرم الحاج منشی شمس الدین صاحب نے اردو میں۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے نے انگریزی میں اور نذر الاسلام صاحب نے بنگلہ میں تقریریں کیں۔ اور جملہ مقررین نے خلافت کی اہمیت۔ خلافت کی برکات نظام کی پابندی۔ خلافتِ ثالثہ کے زمانہ میں جماعت کی روز افزوں ترقی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مکرم نصیر احمد صاحب بانی اور مکرم شمس الدین حیدر صاحب نے خلافت کے بارہ میں نظمیں سنائیں۔

آخر میں خاکسار نے نظام خلافت کی برکات کے ضمن میں روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو اس سے دائمی وابستگی اختیار کرنے اور اُس کے ہر حکم پر لبیک کہنے کی طرف خاص توجہ دلائی۔

یہ اجلاس قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار شریف احمد امینی کلکتہ

امتحان کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز"

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کا امتحان مورخہ ۲۷ اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار ہو گا یہ کتاب ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے جو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معرکۃ الآراء لیکچر ہے جو بے بہا علمی اور قیمتی معلومات پر مشتمل ہے یہ ایک علمی خزانہ ہے جس سے ہر احمدی مرد اور عورت کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ کتاب مبلغ ۵۰ نئے پیسے میں مکرم عبد العظیم صاحب مالک احمدیہ بکڈپو قادیان سے مل سکتی ہے۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہو گا۔

دوست ابھی سے اس امتحان کی تیاری شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔ اور اپنے ناموں مع ولدیت سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں تاکہ ان کے نام ریکارڈ کئے جا سکیں۔

مبلغین کرام۔ امراء و صدر و سیکرٹریان تبلیغ۔ زعماء و قائدین صاحبان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے امیدواروں کی فہرست مع ولدیت مکمل کر کے جلد از جلد نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ اسی طرح جملہ لجنات اماء اللہ سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات کی فہرستوں سے جلد اطلاع دیں گی ــــ اس امر کو اچھی طرح ملحوظ رکھیں کہ امیدواروں کے نام مع ولدیت و جنسیت کے اندراجات کے ساتھ مکمل فہرستیں ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

آئندہ تین برس میں گندم کی درآمد بند کر دی جائیگی

شریمتی اندرا گاندھی کا اظہار امید

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے "گندم انقلاب" کے نام سے موسوم یادگاری ٹکٹ کے اجراء کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ امسال گندم کی بمپر پیداوار کے پیش نظر اگلے تین برسوں میں بدیشوں سے اناج منگوانا بند کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ اس سال گندم کی پیداوار کا اندازہ گذشتہ تین برس سے ۳۸ فی صدی زیادہ ہوئی ہے ... میں ایک انقلابی اضافہ ہوا ہے آپ نے کہا کہ اگر پیداوار کا مقابلہ ۱۹۵۱ء سے کیا جائے جب کہ پہلا پلان شروع ہوا تھا۔ تو اضافہ ناقابل یقین محسوس ہوتا ہے۔ اور وہ ہے ۲۵۰ فیصدی۔ اس میں ایک طرف زیر کاشت زمین میں اضافہ ہوا ہے اور دوسری طرف فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ۔ آپ نے کہا کہ ہمارا پیداوار کے بڑے دشمن سیلاب ہیں جن کی روک تھام کے لئے ابھی بہت کچھ کیا جانا باقی ہے (پرتاپ ۲۴ جولائی)